لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكیم

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ | کلکتہ : چہار شنبہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۷

Calcutta Wednesday, April, 29, 1914

عصـــر جـديـــد

جامعۂ اسـلامیه کی هیئت فعال کا آرگن

هفته وار اخبار کی صورت میں دو باره جاري هوتا هے

زمانه میں سیکڑوں نئے نئے خیالات اور نئی نئی تحریکیں پیدا هو رهي هیں - ملک اور قوم میں مختلف اور ایک دوسرے سے مخالف آوازوں نے پبلک کے کانوں کو بہرا کردیا هے - اخبارون اور رسالوں ' لکچروں اور تحریروں - خوالده آدمیوں کے خیالات اور ناخوانده لوگوں کے توهمات سے ایک عجیب هنگامه برپا هے - کسي کو خبر نہیں که هم کیا هیں ' کدهر جارهے هیں ' کیا کرتے هیں ' اور در اصل کس راسته پر چلنا همارا فرض هے ؟

مگر امید جو ایمان کا ایک جزو اور زندگي کا سکان هے ' هم کو اطمینان دلاتي هے که اگر ایک بنا کن پروگرام قوم کے سامنے آئے اور پبلک کو قومي مقاصد و اغراض بخوبي سمجهادے ' اور اپنے خلوص کا یقین دلانے کے بعد ایک زبردست قومي آرگن کے ذریعه سے عملي کام شروع کردے تو قوم نه صرف غفلت کي موت سے بچ جائیگي بلکه اسکا جوش صحیح اور فعال طریقوں پر چلکر باقی اسلامی دنیا کیلیے رهبري کا کام کریگا -

اس خیال سے همنے خداے تعالی کی توفیق اور پبلک کی تائید پر بهروسه کر کے اراده کیا هے که پانچ برس کي خاموشي کے بعد رساله عصر جدید کو هفته وار اخبار کي صورت میں دو باره جاري کیا جاے - خواهش یه هے که عصر جدید هر ایسے پڑهے لکهے مسلمان کے هاتهه میں پہنچے جو قوم کا درد رکهتا اور اسکے لیے کچهه کرنا چاهتا هے - یه ظاهر کرنیکي ضرورت نہیں که هم کسي دوسرے اخبار یا رسالے کي رقابت میں داخل نہیں هوتے - وه سب اپنا اپنا فرض اب سے بہتر ادا کرسکینگے' اور هم بهي اپنے مقدور کے موافق اظهار حق میں دریغ نه کرینگے - عصر جدید کے سابق ایڈیٹر آنریبل خواجه غلام الثقلین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي دیگر مصروفیتوں کي وجه سے اگرچه ایڈیٹري کیلیے کافي وقت نہیں دیسکینگے' مگر اخبار کي عام پالیسی کي باگ بدستور سابق انهیں کے تجربه کار هاتهه میں رهیگي - لائق اور گریجوایٹ ایڈیٹر اور صائب الراے اهل قلم آنکی ماتحتي میں اور آنکے مشوره سے کام کرینگے -

همارا یقین یه هے که سعي تن آساني سے ضرور بہتر هے' خواه اس سعي میں کتني هي ناکامیابي کیوں نه هو - مقصد میں کامیاب هونا انعام نہیں هے' بلکه کامیاب هونے کی کوشش میں جو جفا کشي اور تہذیب نفس هوتي هے وه خود ایک اجر هے - پهر یه بهي ممکن هے که آج جو چیز قوم و ملک کو بے فائده معلوم هوتي هے کل وهي اسکو مفید ثابت هو' اور همارا بویا هوا تخم ایک زمانه کے بعد پهل لائے ' جبکه شاید همارا نام بهي صفحه هستي پر نرهے -

عصر جدید کا پہلا نمبر انشاء الله یکم مئي کو شائع هو جائیگا فی الحال ۱۸ - ۲۲ کے ۲۴ صفحے رهینگے - کاغذ لکهائي چهپائي ولایتي رسالوں کي طرح اعلی درجه کي هوگي - قیمت پیشگي معه محصول سالانه ۴ روپیه ۸ آنه - ششماهي ۲ روپیه ۱۰ - سه ماهی ۱ روپیه ۸ آنه رکهي گئي هے -

درخواستیں بنام محمد انوار هاشمي منیجر عصر جدید سعید منزل میرٹهه - آني چاهئیں -

آفتاب صداقت کلــکته کي أفق سے

عنقــریب طلوع هوگا - جو اخبــاري صورت میں اولاً هفتــه میں ایکبار' پهر دوبار' اور بالآخر روزانه حریت اور صداقت کي خالص روشني سے هند کے تمام تیره و تاریک ظلمت کدوں کو روشن کریگا - وه راستی و صداقت کا حامی هوگا حریت و آزادي کا علم بردار هوگا - ملک و ملت کی مخلصانه خدمات اپنا نصب العین بنالیگا - وه ملک و قوم کا سچا خادم هوگا - اور انمیں زندگی اور بیداري کی مخلصانه روح پهونکیگا - وه تاج اور حکومت کا دلی خیر خواه هوگا اور فرو گذاشتوں پر جرات اور دلیري سے متنبه کریگا وه همیشه قوم کا هوگا - اسکی حیات و ممات محض قوم کیلیے هوگي - وه اپنے معاصرین کا قوت بازو بننے کا اور حریت و صداقت میں همیشه انکي همنوائی کریگا - وه ابتداً اسی ناچیز کے ایڈیٹري سے نکلیگا - اور پهر آسمان ملک کے مایۂ ناز احرار اور قابل ترین نوجوانوں کي متفقه طاقت کام کریگي اسکی سالانه قیمت ۳ تین روپیه هوگی - اسکے اجرا اور پریس کیلیے در خواست بهیجدي گئي هے جو انشا الله منظور هوکر رهیگی

اب دیکهنا هے که ملک کے کتنے حریت اور صداقت پسند اصحاب اس جاں فروشانه سعي و کوشش کو بار آور بنانے میں عملی حصه لیتے هیں ؟ جو صرف یہي هے که پیشتر سے درخواست خریداري ارسال فرمائیں (تمام درخواستیں اور جمله خط و کتابت ذیل کے پته پر کیجاے) -

حکیم رکن الدین دانا - نمبـــر ۱۶۹ لور سرکلر روڈ کلکتـه

روغن بیگـــم بهـــار

حضرات اهلکار امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین ' معلمین ' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها هے ' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہترسے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ایک شیشي ایکبار منگوا کر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کمپراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض ابهي غلبۂ برودت کیوجه سے اور ابهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کی رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهی ضائع نہیں هوگي - قیمت في شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

---

ممسک بٹیــکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابي یعنی -

ممسک بٹیکا ــــ جسکے خواص بہت سے هیں جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کی آزمایش کی ضرورت هے -

راما فرنجی تیله اور برنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" وندر فل کالیجر" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه - ممسک پاس اور الکٹریک دیگر فہرست پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه - یوناني ڈوت پاؤڈر کا سامپل بهي سر کے درد کی دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly ,, 4-12

الهلال

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكنى بابي الكلام الدهلوي

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهی ٤ روپيه ۱۲ آنه

نمبر ۱۷ | کلکته : چهارشنبه ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ هجری | جلد ٤
Calcutta : Wednesday, April, 29. 1914

" مسئلۂ ندوه " کے متعلق ۱۰ مئي کو دهلي میں عام اجتماع ! !

بالاخر قوم کي صدائیں بیکار نہ گئیں ' ارباب اصلاح کي سعي ضائع نهوئي ' ندوه کا دم واپسین بے اثر کیے نہ رہا ' مسلمانوں کي سب سے بڑي اصلاح دیني کي تحریک مٹنے اور برباد ہونے کیلیے نہیں چھوڑ دي گئي ' اور وقت آگیا کہ اسکي داستان الم سننے کیلیے همدردان ملت یک جا جمع هوں ' اور دهلي مرحوم کي اس خاک مقدس پر جہاں علوم اسلامیہ کے خزائن پیشبہا مدفون هیں ' اپنی اُن امیدوں کو ایک بار اور دهرا لیں جو بیس سال سے احیاء علوم اسلامیہ اور دعوة اصلاح دینی کیلیے " ندوة العلما " کے نام سے غلغلہ انداز عالم اسلامي هیں !

تمام ارباب درد کیلیے پیام کار اور مدعیان خدمت ملت کیلیے دعوة عمل ہے - یہ آخري فرصت ہے جو ندوه کے بقا کیلے همیں دي گئي ہے اور اگر اس موقعه پر بهي قوم نے خبر نہ لي تو پهر رشتۂ کار همیشہ کیلیے هاتهہ سے نکل جائیگا - ندوه کے معاملات محض اخباروں کے مضامین اور انجمنوں کي تجویزوں سے حل نہیں هو سکتے تهے - اسکی صرف ایک یهی تدبیر تهی کہ تمام ارباب فکروراے ایک مقام پر جمع هوں اور ایک اختتامی تجویز اصلاح کیلیے عمل میں لائیں - خدا جزاء خیر دے تمام بزرگان دهلی کو ' اور علي الخصوص جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کو ' جنهوں نے ایک ایسے عام جلسے کا دهلي میں انتظام کیا ہے اور تمام بزرگان ملت کو دعوت دي ہے - اعلان سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان دهلي کے علاوہ دیگر صوبوں کے بهي بعض سربرآورده اشخاص شریک دعوت هیں ' اور اگر الله کا فضل معین و موفق هوا تو امید ہے کہ یہ اجتماع نتیجہ خیز اور موصل الي المقصود هو -

في الحقیقت اِن بزرگوں نے اپنا فرض ادا کردیا - اب همدردان ملت کا فرض ہے کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامي کام کیلیے اپنے وقت ' اپنے آرام ' اور اپنے مال کا تهوڑا سا ایثار گوارا فرمالیں اور اس جلسے میں شریک هوکر حصول مقصد کیلیے سعي کریں - هم نے گذشتہ دو تین سالونکے اندر پولیٹکل کاموں سے اپني سچي دلچسپي کے متعدد ثبوت دیے هیں - هم آگره میں بکثرت جمع هوے هیں تاکہ لیگ کی پالیسي کو آزادانہ اقدام سے هٹنے نہ دیں اور اگست کي گرمیوں میں علي گڈه پهنچے هیں تاکہ مسلم یونیورسٹي کے آخري فیصلہ کیلیے کسي ایک جماعت کو تنہا نہ چهوڑ دیا جاے -

لیکن آج وقت ہے کہ ایسي هی دلچسپي کا ثبوت ایک سچے دیني کام کیلیے بهي دیا جاے جو فی الحقیقت مسلمانوں کي احیاء و ترقي کیلیے اصلی اور حقیقي کام ہے اور هماري غفلتوں سے سنبهل کر پهر گرجانے والا ہے -

یہ پہلے سے معلوم ہے کہ جلسے کیلیے وقت موزوں نہیں - کوئي سرکاري تعطیل نہیں ہے اور گرمی بهی شدت سے شروع هوگئي ہے - تاهم کام کرنے والوں کیلیے ایسي رکاوٹیں دامنگیر نہیں هو سکتیں اور درد مند دلوں کے اندر محبت ملت کي جو حرارت هوتي ہے ' اسکے آگے موسم کي گرمي کي کوئي حقیقت نہیں - هم ایک ایسے عهد میں هیں جبکہ هم نے کام کرنے کا نیا نیا دعوا کیا ہے - پس کچهہ عرصے تک ضرور ہے کہ اسکي آزمایشوں سے بهي کامیاب گذریں - اگر ایسے عذر هماري راہ میں مانع هوسکتے هیں تو همارے لیے اپنے شاندار دعوونکے واپس لے لینے کا دروازہ کهلا ہے - کوئي همیں سولي پر نہیں چڑها دیگا اگر هم کہدیں گے کہ قوم و مذهب سے اپنے آرام و راحت کو زیاده عزیز رکهتے هیں !

ندوه کے موجوده ارکان و منتظمین اگر اب بهي اصلاح و تلافي مافات کیلیے آماده هو جائیں تو انکے لیے وقت باقي ہے - انهیں چاهیے کہ اس جلسے میں سب سے پہلي صف اپنے تئیں ثابت کریں ' اور اس طرح صداقت و حسن نیت کے ساتهہ طریق اصلاح و دفع مفاسد کیلیے متحده و متفقہ کوشش کي جاسکے - اسي میں هم سب کیلیے بہتري ہے : هذه تذکره ' فمن شاء اتخذ الي ربه سبیلا !

اطـــلاع

۱۰ مئي کے جلسے کے انتظام کیلیے معززین دهلي کي ایک استقبالي کمیٹي قائم هوگئي ہے -

جو حضرات شریک جلسہ هونا چاهیں وہ اپنے ارادے کي نسبت فوراً " سکریٹري استقبالي کمیٹي - دولت خانہ جناب حاذق الملک - دهلي " کو تار دیں تاکہ انکے قیام کا بندوبست کیا جاے -

شذرات

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

فریب سکوت و افساد تجاهل

غلط بیانیونکي انتها - ادعاے باطل - اشاعات مفسدہ - ارباب راے کي بیخبري و غلط فہمي-

(اتمام حجت)

شاید هي آجتک کسي قومي مجلس کے متعلق اسقدر مفصل ' اسقدر مدلل ' اسقدر واشگاف ' اسدرجه مسکت و ملزم ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسدرجه علانیہ حقیقت طلب اور جواب خواہ بحث کي گئي هوگي ' جیسی کہ بحمد اللہ ندوۃ العلما کے متعلق کی جا چکي ہے ' اور شاید هي کسی جماعت نے ابتک اسدرجه بے پردہ سکوت الزامات صریحه کے مقابلے میں کیا هوگا ' جیسا کہ حکام ندوہ (هداهم اللہ تعالی) کر رهے هیں - سکوت بہت سي بلاؤں کو ٹالنے والا ہے ' اور داناؤں نے ضرور نصیحت کی ہے کہ مصیبتوں سے چپ رهکر محفوظ رهو ' تاهم ندوہ کا معاملہ تو اب اس حد سے گذر چکا ہے - یہ نسخہ همارے نادان دوستوں کو کچھہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا - چپ رهکر آپ سب کچھہ کرسکتے هیں پر واقعات کو نہیں بدل سکتے - اور حق جب ظاهر هوجاے ' تو باطل کو اپنا دهن فساد بند هي کرنا پڑتا ہے - تم اگرچہ چپ رهکر صرف اپني زبان کو بند دکھلانا چاهتے هو ' مگر مدت سے میں تمہارے دلوں کو بھي مقفل اور تمہارے کانوں کو بھي بہرا یقین کرچکا هوں : صم بکم عمي فهم لا یبصرون ! اگر ایسا نہ هوتا تو اپنے جهل و اصلاح دشمني ' اور ولولۂ اغراض شخصیہ پر اس جرأت باطل ' اس جسارت افساد ' اور اس بے پردہ دلیري کے ساتھہ مسلمانوں کے ایک بہت هی قیمتی کام کو قربان نہ کرتے : و هو الذي جعل لکم السمع و الابصار والافئدہ ' قلیل ما تشکرون !

پس مجھے بے اختیار هنسکر کہنا پڑتا ہے کہ یہ فریب سکوت اور افساد تجاهل بالکل بے فائدہ ہے ' اور صداے حق و اصلاح کي اٹل قوتوں کا کبھي بھی ان بچوں کي سی بے جہت ضد اور شوخ عورتوں کي سی بلا دلیل " نہیں " کے حربے سے مقابلہ نہیں هوسکا ہے - جب کہ وقت آجاے اور حق کھل جاے ' جبکہ سچی نیتوں اور صادقانہ اغراض کے ساتھہ اصلاح کی سعی هو ' جبکہ واقعات اور حقیقت اصلاح طلبوں کا ساتھہ دے ' تو پھر وہ سمندروںکي موجوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی سی قوت ہے ' جسے بڑي بڑي انسانی دانائیاں اور شہنشاهیاں بھي نہیں روک سکتیں - چہ جائیکہ غرور باطل اور فساد جهل کا ایک شرذمۂ قلیل جسکو خود هماري هي غفلت اور زمانے کي جهل پروري نے اسکا موقعہ دے دیا اور بد بختانہ اسکو مخاطب کرکے اپنا وقت صرف کرنا پڑا ' ورنہ وہ اتنے کا بھي اهل نہ تھا !

پس معاملے کا فیصلے آسان ' اور حکم دینے کا وقت قریب ہے - میں ندوہ کے متعلق جو کچھہ لکھہ رها هوں ' اگر اسمیں شخصي اغراض کي خباثت کا کوئي جزء بھي شامل ہے ' اور اگر اسکي بنیاد علم صحیح ' بصیرۃ قلبي ' حق و صداقت ' واقعیت و خلوص کي جگہ کوئي دوسري شے ہے ' تو بہت جلد دنیا کو فیصلے کا موقعہ مل جائیگا ' اور خدا کي عطا کردہ کامیابي و ناکامي خود هي آکر بتلا دیگي کہ حق کس کے ساتھہ ہے ؟ یہ میرا ایمان ہے ' اور یہي عقیدہ میري زندگي کي اصلی روح ہے جو اگر مجھسے لیلي جاے تو میں اُسي وقت هلاک هوجاؤں - هر چھوٹے سے چھوٹے معاملے کو بھي میں اسي عقیدۂ ایماني کي روشني میں دیکھتا هوں - گذشتہ دو تین سال کے اندر الهلال کي اس دعوۃ کے بهت سے تجربے اهل بصیرت دیکھہ چکے هیں - اگر آنکھیں هوں تو اب کسي مزید روشني کي ضرورت هي نہیں ہے -

(ایک جواب)

هاں اس تمام مدت کي پوري خاموشي کے بعد ایک جواب مجھے ضرور ملا ہے ' اور یہ جھوٹ هوگا اگر کلیتاً نفي کردوں کہ مجھے مضامین اصلاح کا کوئي جواب نہیں ملا -

یہ ایک گمنام خط ہے اور لکھنؤ سے آیا ہے - اسمیں اول سے لیکر آخر تک مجھے مخاطب کرکے نہایت فحش اور ادنی درجہ کي بازاري گالیاں دي هیں ' اور اُسکا لکھنے والا اس فن میں اُس شخص سے بھي بازي لیگیا ہے جس نے مدت هوئي لکھنؤ سے ایک گمنام خط لکھا تھا - گالیوں سے اگر کچھہ جگہ بچي ہے تو وہ صرف چند مقامات هیں جہاں مولوي خلیل الرحمن صاحب کا نام مجبوراً آگیا ہے ' اور مجھے جرم کي نوعیت بتلانے کیلیے ضرور تھا کہ ایسا کیا جاتا -

اسمیں لکھا ہے کہ تم مولوي خلیل الرحمن پر اعتراض کرتے هو ' اور لکھتے هو کہ وہ بڑے دولت مند هیں مگر ندوہ کو آجتک ایک ٹکہ بھي نہیں دیا بلکہ خود اسیکي کمائي کھا رهے هیں - تم ایسا کہنے والے کون هو ؟

اسکے بعد یکسر ماں بہن کی گالیاں هیں -

یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ابکے لکھنو آے تو هماري ایک جماعت تمہیں خوب پیٹیگي - وغیرہ وغیرہ -

بہر حال غنیمت ہے کہ خاموشي ختم هوئي اور کچھہ تو جواب ملا - رهي جواب کي نوعیت ' تو یہ اپنا اپنا اصول ہے اور اپنا اپنا طریقہ - جن لوگوں کے پاس اسکے سوا اور کچھہ جواب نہو وہ دوسرا جواب کہاں سے لائیں ؟ اسکي نسبت تو کچھہ کہنے کي ضرورت نہیں - البتہ اس اخبار کے ذریعہ لکھنؤ کي اُس جماعت کو خبر دیدیتا هوں کہ میں عنقریب یعنے مئي کے پہلے هفتے میں لکھنو آنے والا هوں - ۵ مئي کے بعد سے وہ انتظار کریں -

اس ڈهائي سال کے اندر کتنے هي لوگوں اور جماعتوں نے اس طرح کي اطلاعیں دیں ' پر افسوس کہ شرافت و انسانیت ایک طرف ' رذالت کي شرم رکھنے والا بھي کوئي نہ نکلا !

میں ایسے لوگوں کو جو گمنام خطوط یا مضامین لکھیں ' بالکل هي ناکارہ سمجھتا هوں - علم و قابلیت اور شرافت و اخلاق کے کام تو یہ کیا کرینگے ؟ بدمعاشي اور پاجي پنے کے کاموں میں بھي مجھے انسے کسي بلند اور بڑے کام کي توقع نہیں - اسکے لیے بھي همت چاهیے - قول کا پاس چاهیے - نڈر اور بے خوف دل کی ضرورت ہے - یہ جوهر ان میں هوتے تو پھر آدمي هي نہ بن جاتے ؟

ندوہ کے متعلق بعض اشخاص اخباروں میں اِدهر اودهر کي باتیں اکٹھي کرکے کچھہ بھیجتے بھی هیں تو وہ بھي گمنام ' اسی سے اندازہ کرلیجیے کہ اصلیت کیا ہے ؟ جن لوگوں کو اتنی همت بھی نہو کہ اپنا نام ظاهر کریں ' انکے ضمیر کے اطمینان کا کیا حال هوگا ؟

اصلاح ندوہ کے مسائل میں مسئلۂ نظامت ختم هوگیا - اب آیندہ نمبر سے دیگر مسائل کے طرف متوجه هونگے : فبشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولائک الذین هداهم اللہ و اولائک هم اولوا الباب !!

ریاست بھوپال اور مسئلہ ندوہ

ندوہ کی بد انتظامیاں اور مفسدانہ تغیرات اس درجہ آشکارا ہوگئے کہ ریاست بھوپال نے اپنا ماہوار عطیہ تا اصلاح حالات ملتوی کردیا -

چاہیے تھا کہ موجودہ حکام ندوہ اب بھی اپنے مفسدانہ اعمال سے باز آجاتے ' اور ندوہ پر رحم کرتے جسکی بربادی کے بعد انہیں کچھہ دین و دنیا کے خزانے نہیں ملجائینگے بلکہ دائمی ذلت و خسران ہی میں گرفتار ہونگے ' لیکن نفس خاطئ جسکی شرارت بے پناہ اور جسکے مکر ان گنت ہیں ' اس موقعہ پر بھی سامنے آیا اور اس نے بجاے شرمساری و خجالت کے اور خیرہ سری کی تعلیم دی :

فویل لهم ثم ویل لهم !

انہوں نے دیکھا کہ ندوہ کی سب سے بڑی غیر سرکاری اعانت کا بند ہوجانا ' مفاسد ندوہ کا ایک کھلا ثبوت ہے جسکے بعد فریب دینے کیلیے کوئی شرارت کارگر نہیں ہوسکتی - پس ضرور ہے کہ بہت جلد کوئی ایسا جھوٹا قصہ گھڑ کے مشہور کر دیا جاے جس سے اپنی رو سیاہی دوسروں کے حصے میں آجاے - چنانچہ ایک گمنام مراسلت ایک اخبار میں شائع کی گئی ہے جسمیں لکھا ہے کہ ایڈیٹر الہلال نے مخفی کوششیں کر کے یہ رقم بند کرائی ' اور ثبوت یہ دیا ہے کہ اسکی اطلاع صرف (فرضی) ناظم ندوہ کے پاس آئی تھی - ایڈیٹر الہلال نے بعینہ اسکے الفاظ کیونکر معلوم کر لیے اور اخبارات کو تار دیدیے اگر وہ خود اس کام میں نہ تھا ؟ سبحانک هذا بهتان عظیم !

میں نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ کیوں شر و فساد کے بت کے آگے اس طرح اندھے بہرے ہوکر اوندھے ہوگئے ہیں ؟

ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ اگر میں اپنی علانیہ اور بے پردہ کارروائیوں کے علاوہ کسی مقصد کیلیے مخفی کوشش کرنا بھی جائز رکھوں ' تو الحمد للہ فضل الہی سے اتنا اثر ضرور رکھتا ہوں کہ بہت سے معاملات زیادہ عرصے تک طول ہی نہ پکڑیں -

مگر اس طرح کرنے کی مجھے ضرورت ہی کیا ہے جب میں علانیہ سب کچھہ کہنے کی قوت رکھتا ہوں ؟ میں ندوہ کی موجودہ حالت کو علانیہ پر از مفاسد بتلا رہا ہوں - میں اسکے کانسٹی ٹیوشن کو قاعدے اور اصول کی بنا پر لغو و نامعقول کہتا ہوں ' اور نام نہاد مجلس انتظامی کی کارروائیوں کو خود ندوہ کے دستور العمل کی بنا پر باطل ثابت کرتا ہوں - علانیہ خود بھی کوشش کرتا ہوں اور لوگوں سے بھی کہتا ہوں کہ ہر جگہ جلسے کریں ' مضامین لکھیں ' اور پوری طرح ساعی ہوں کہ انکی ایک قیمتی متاع چند مفسد و ہوا پرست اور اعداء اصلاح و تجدید لوگوں کے ہاتھوں برباد نہو -

میں اپنی بصیرت اور اپنے ایمان کی بنا پر ندوہ کو وہ ندوہ ہی نہیں سمجھتا جو ایک اچھی چیز ہے ' اسلیے علانیہ میرا مشورہ گورنمنٹ کو ' والیان ریاست کو ' اور تمام قوم کو یہی ہے کہ جب تک ندوہ درست نہو ' اسوقت تک ایک کوڑی اسے نہ دیں اور اپنی تمام اعانتیں بند کردیں - اگر موجودہ دار العلوم درست نہو تو انہیں اعانتوں سے (بقول مسٹر محمد علی) دوسرا ندوہ بنالیں ' اور اسطرح روپیہ کو ایک بیکار و لغو شے کے پیچھے نہ کیا جاے -

جبکہ میں یہ سب کچھہ علانیہ لکھتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں اور مجھے گمنام مراسلات کے لکھنے ' منھہ پر ستر و اخفا کا برقع ڈالنے ' اور شرمیلی عورتوں کی طرح پیچھے رہکر اشارے کرنے کی ضرورت نہیں ہے ' تو پھر کونسی وجہ ہے کہ میں ریاست بھوپال کی اعانت کو ملتوی کرانے کیلیے چوروں کی طرح مخفی کوششیں کرتا ؟

نادانو ! یہ کچھہ ضرور نہیں ہے کہ تمہاری طرح ہر شخص بزدل ہو ' اور جہل و باطل جس طرح قدرتاً لرزاں و ترساں رہتا ہے ' اسی طرح صدا فرمایان حق و حقیقت بھی ڈرتے ہوے اور مجرموں کی طرح کام کریں - تم اپنی حالت پر دوسروں کو قیاس نہ کرو اور مان لو کہ دنیا میں قوت ' اطمینان ' اور روشنی کے ساتھہ کام کرنے والے انسان بھی بستے ہیں - انسانیت کا پیمانۂ اخلاق صرف تمہارے ہی دل کو ناپ کر نہیں بنایا گیا ہے !

واقعہ یہ ہے کہ ندوہ کے تغیرات باطلہ عرصے سے آشکارا ہیں - اخبارات میں برابر تذکرہ ہو رہا ہے ' اور علی الخصوص وکیل امرتسر میں مہینوں تک مضامین نکلتے رہے ہیں - مسئلہ کانپور کی مشغولیت اور بعض اور وجوہ سے دیگر اخبارات نے اسپر توجہ نہ کی تھی ' اور میں نے خود بھی متوجہ ہونے میں بہت دیر کر دی -

بالآخر توجہ ہوئی اور لکھنو میں نواب علی حسن خان اور حکیم عبد الولی صاحب جو کوشش پیشتر سے کر رہے تھے ' وہ بھی اس منزل تک پہنچ گئی کہ باقاعدہ انجمن اصلاح ندوہ کا اعلان ہوگیا -

یہ حالات دیکھکر ہر ہائنس سرکار عالیہ بھوپال دام اقبالها ' جو ایک نہایت ہوشمند و مدبر اور اصلاح پسند و حقیقت شناس فرماں روا ہیں اور ہمیشہ ملک کے حالات پر نظر رکھتی ہیں ' اور زیادہ مفاسد ندوہ پر خاموش نہ رہسکیں ' اور انہوں نے بلا کسی مخفی تحریک کے خود بخود ایک راے قایم فرما کے ماہوار اعانت بند کردی - فی الحقیقت یہ انکی قابلیت و روشن ضمیری کا سب سے بڑا ثبوت تھا ' اور اس کے ذریعہ انہوں نے ایک نہایت اعلی اسوۂ حسنہ تمام والیان ملک کیلیے قائم کر دیا ہے - انکی نظر ہوشمند اس سے ارفع و اعلی ہے کہ وہ کسی کی مخفی تحریکوں کی محتاج ہو -

التوا کی اطلاع ریاست نے دفتر ندوہ کو دی ' اور بجنسہ اسکی ایک نقل صدر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو کو بھی بھیجدی - میں جب لکھنو پہنچا تو واقعہ معلوم ہوا اور اسکی اطلاع اوسی وقت اخبارات کو دیدی - کیونکہ میں جانتا تھا کہ حکام ندوہ اس واقعہ کو بالکل چھپا دینے کی کوشش کرینگے -

یہ سچ ہے کہ سرکار عالیہ اس عاجز کی نسبت حسن ظن رکھتی ہیں جیسا کہ ارباب فضل و کرم کا شیوہ ہے اور آج برسوں سے میرے بعض اعزا انکی ملازمت میں ہیں ' تاہم بھوپال کے تمام احباب جانتے ہیں کہ باوجود ان تعلقات کے میں آجتک کبھی بھوپال گیا بھی نہیں ' اور کبھی سرکار عالیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی کوشش بھی نہیں کی -

اصلاح ندوہ مجھے عزیز ہے مگر اس سے بھی بالا تر اپنی زندگی کے چند اصول رکھتا ہوں - انہیں اسکے لیے نہیں توڑ سکتا - میں ہمیشہ ایسے مقامات سے بھاگتا ہوں جہاں میری موجودگی کو مخاطب کسی ذاتی غرض یا طلب و سوال پر محمول کرسکے اور مجھے اسکی تغلیط کرنی پڑے - میں ندوہ کیلیے ریاستوں میں مارا مارا نہیں پھر سکتا -

البتہ یہ مقام دوسرا ہے جسے میرے مخاطب ابھی برسوں تک نہیں سمجھہ سکتے -

مولانا شبلي اور مسئلۂ ندوہ

سچ یہ ہے کہ حق کے کاموں میں ذاتي محبت و عداوت سے بڑھکر کوئی سنگ راہ نہیں -

ندوہ کي اصلاح اور دفع مفاسد و مفسدین کا مسئلہ چھڑا - اسکا جواب مفسدین کے پاس کچھہ نہ تھا - پس مجبور ہوکر انہوں نے دوسروں کے سہارے اٹھنا چاہا - انہوں نے دیکھا کہ بعض لوگ مولانا شبلي کے مخالف ہیں - سونچا کہ اقلاً انہي لوگوں کی همدردي حاصل کرلو - پس مشہور کرنا شروع کیا کہ "یہ تو صرف مولانا شبلي کی معتمدي کا سوال ہے": و الله یعلم انهم لکاذبون !

إن لوگوں کي حماقت و ناداني پر رونا چاهیے - کیونکہ وہ حق اور حقیقت کي طاقت کے متعلق بالکل دھوکے میں ہیں - وہ نہیں جانتے کہ اس طرح کی کذب بافیوں سے واقعہ اور حق چھپ نہیں سکتا -

ممکن ہے کہ ندوہ کے متعلق مولانا شبلي کي معتمدي کا کوئي سوال ہو لیکن کیا الہلال جو کچھہ لکھہ رہا ہے ' وہ بھي اس سوال سے متاثر ہوسکتا ہے ؟ کیا کانسٹی ٹیوشن کی بحث کا کوئي جواب ہے ؟ کیا ندوہ کے دستور العمل کے بدلدینے کی کوئي تاویل ہوسکتي ہے ؟ کیا مجلس خاص کی غیر شرعی و قانونی کار روائی صرف قانون اور حقیقت کا سوال نہیں ؟ کیا ناظم کے انتخاب کی کار روائی بد ترین قسم کی مضحک قانون شکنی نہ تھی ؟ کیا فرضی نظامت کیلیے مکان کا کرایہ لینا کوئی غلط واقعہ ہے جسکی تغلیط کی جائیگی ؟ کیا صیغۂ مال کے وہ تمام مباحث مٹ سکتے ہیں جو بابو نظام الدین کرچکے ہیں اور آور کرنے کیلیے طیار ہیں ؟

پھر آج سے چھہ سات ماہ پیشتر سرکاري انسپکٹر کا آنا اور دار العلوم کو خرگوش خانہ سے تشبیہ دینی اور رپورٹ کرني کہ مدرسہ سرکاري اعانت کے لائق نہیں ہے' اور اسکی اطلاع خود مولوي خلیل الرحمن صاحب کا ارکان کو دینا ' کیا یہ واقعہ بھي مولانا شبلي کي شخصیت هي کا سوال ہے ؟

اصل یہ ہے کہ میري پوري بحث اصول اور حقیقت کي بنا پر ہے اور میں نے پہلے هي دن کہدیا ہے کہ یہ تمام خرابیاں خود مولانا شبلي کي کمزوري اور باطل پر سکوت کا نتیجہ ہیں اور سب سے پہلے قوم کے آگے وہی اسکے لیے جوابدہ ہیں کیونکہ انہوں نے ان مفاسد سے قوم کو مطلع نہیں کیا - اگر دل کی طرح آنکھوں پر بھی پردہ نہیں پڑگیا ہے تو الہلال کے پرچے اٹھا کر دیکھہ لو

دھلی کے جلسے میں مولانا نے اسکا یہ جواب دیا کہ میں ناظم نہ تھا - صرف دار العلوم کا معتمد تھا - لیکن افسوس ہے کہ یہ جواب قابل تسلیم نہیں - مانا کہ وہ ناظم نہ تھے لیکن اسي مجلس کے ایک رکن عامل تو ضرور تھے جو شریعت اسلامي اور قانون مجالس اور حق و جماعت کے سچے اصولوں کو ٹھکرا رهي تهي ؟ پھر کیا عند الله و عند الناس انکا فرض نہ تھا کہ قوم کو با خبر کرکے بري الذمہ ہو جاتے ؟

یہ سچ ہے کہ انہوں نے دار العلوم کو زندہ کیا اور اسکو لڑ جھگڑ کے همیشہ نام نہاد مجلس انتظامي اور حزب الافساد کے حملوں سے بچایا ' لیکن ساتھہ هی انہیں سونچنا تھا کہ قوم صرف میرے هي اعتماد پر ندوہ کي مدد کر رهي ہے اور جب اسکی اصلی

کل هی بگڑي هوئی ہے تو اس طرح للو پتو کرکے کب تک کام چلے گا ؟

بہر حال میں تو ندوہ کو وہ ندوہ دیکھنا چاهتا هوں جسکا اسنے اعلان کیا - اور اس کام میں جن جن لوگوں سے قصور ہوے ' میرے نزدیک سب یکساں جوابدہ ہیں - اگر کوئي کہے کہ یہ سب کچھہ مولانا شبلي کا کیا دھرا ہے تو جب بھی چشم ما روشن اور دل ما شاد - لیکن سوال یہ ہے کہ اب اصلاح کیوں نہ کي جاے ؟

اسي اخري سوال پر آکر مفسدوں کے دل هل جاتے ہیں اور رنگ فق هوجاتا ہے - حالانکہ ابتو یہ سوال چھڑ هي گیا ہے اور آج جس خوف سے انکا رنگ فق ہے ' کل اسکا پنجہ انکی گردنوں تک پہنچکر رهیگا - فانتظروا ' انی معکم من المنتظرین ! !

معاصر اتاوہ

اس عاجز کا همیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ جب تک کوئی قابل توجہ بات معاصرین کے صفحوں میں نہیں آتی ' اپنا وقت عمل انکے قال اقوال میں ضائع نہیں کرتا - مسئلۂ ندوہ کے متعلق ابتک کسی نے بھی اصل امور کا جواب نہیں دیا ' اسلیے میرا عمل بھي : و اذا مروا باللغو مروا کراما - پر رہا - لیکن پچھلے هفتہ جناب مولوي بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر نے چند نوٹ لکھے هیں جنمیں مولانا شبلي کے بعض خطوط کا ذکر کیا ہے جو انکے هاتھہ آگئے هیں اور ابھي صرف دھمکي هي دي ہے کہ اگر مسئلہ اصلاح ندوہ سے هاتھہ نہ اٹھا یا تو انهیں شائع کردیا جائیگا -

معلوم نہیں وہ کونسے خطوط هیں اور انسے مسئلۂ اصلاح پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ تاهم چونکہ بحث چھڑ گئي ہے ' اسلیے سب کچھہ پبلک کے سامنے آهي جاے تو بہتر ہے - پس میں اپنے معزز دوست کو توجہ دلاتا هوں کہ وہ خدا کیلیے ان خطوں کي اشاعت میں جلدي کریں اور صرف انذار و تخویف هي میں معاملے کو نہ ٹالیں - اب قوم کو ندوہ کے متعلق سب کچھہ معلوم هو جانا چاهیے - یہ بہت بڑا احسان هوگا اگر الندہ اشاعت کے البشیر میں وہ تمام خطوط شائع کردے جائینگے -

اگر مولانا شبلی نے بھی ندوہ کے کاموں میں ایسے هی خلاف قانون کام کیے هی تو کوئی وجہ نہیں کہ انسے بھی باز پرس نہ کی جاے - لیکن پہلے ان خطوط کي اشاعت سے وقعات تو سامنے آجائیں -

ان خطوں کے ذکر میں بعض بعض اشارے ایسے موجود هیں جنسے میں سمجھہ گیا هوں کہ کن واقعات کا انسے تعلق ہے ؟ میں یہ سمجھکر اپنے جي میں خوب هنسا اور افسوس هوا کہ مولوي بشیر الدین صاحب کو اصلي حالات معلوم نہیں هیں ' اور بعض ارکان فساد نے انهیں غلط سلط باتیں کہکر دھوکے میں ڈالدیا ہے - وہ خطوط شائع هو جائیں - پھر خود همارے تجربہ کار دوست پر اصلیت منکشف هو جائیگی -

ندوہ کی اصلی مصیبت یہ ہے کہ باهر کے لوگوں کو حالات معلوم نہیں - اسي کا نتیجہ ہے کہ وہ مفسدین کے دھوکے میں آجاتے هیں - مولوي بشیر الدین صاحب ایک با اصول آدمي هیں مگر نا واقفیت کی وجہ سے سمجھتے هیں کہ ندوہ کي موجودہ حالت بري اچھي ہے اور یہ سب کچھہ مولانا شبلی کا سوال ہے - مجھے یقین ہے کہ اپر اصلیت ظاهر هوگي تو وہ قطعاً راے بدلنے پر مجبور هو جائینگے -

الهلال

۳ - جمـــادي الاخـــر ۱۳۳۲ هج

عـالم اسلامی

آثـار قـــونيـه

تـاريخ آل سلجوق کا ايـک صـفحه

آثار ملوکانه و علميه - خانقاه مولويه - جامع علاء الدين -

دولة عثمانيه کو يورپ ' ايشيا ' افريقه ' تينوں براعظموں کے سب سے زيادہ عظيم الشان ' متمدن ' اور پر از آثار و نوادر حصۂ زمين در زير نگيں رکھنے کي عظمت حاصل هوئي - وہ ايک هي وقت ميں يورپ ' ايشيا ' اور افريقه کي بهترين زمينوں کو اپنے قبضۂ حکومت ميں ديکهتي تهي -

يورپ ميں رومن امپائر اور يونان تمدن و علوم کا منبع و مولد تهے -

ايشيا ميں سرزمين دو آبه عراق ' بابل و نينوا کي پر عظمت داستانوں کي راوي هے - شام کي مقدس سرزمين بني اسرائيل کي تاريخ کا دفتر مکمل اور سرياني اقوام کا موطن هے جو قرون متوسطه ميں يورپ اور ايشيا کے تمدني تعلقات کا ايک ضروري حلقه رهي هے - اسي طرح يمن کا پر اسرار خطه جو روز بروز اپنے اسرار علميه پر سے پردۂ اخفا الٹ رها هے ' اور مملکت معينيه اور تمدن حمورابي کے آثار نے تاريخ قديم کے مسلمات کو منقلب کر ديا هے - پهر عرب کا ريگ زار حجاز جو چهٹي صدي کے سب سے بڑے انقلاب عالم کا سر چشمه هے ' اور جسکے اندر بو قبيس اور ثور کي وہ پهاڑياں موجود هيں ' جنکي غاروں کے اندر کي روشني نے ايک طرف الپس کے چوٹيوں تک اپني شعاعيں پهنچائيں اور دوسري طرف هماله کے سب سے بڑے کوهي طول و عرض کي تاريکي کو روز روشن کي طرح منور کر ديا !

افريقه ميں شمالي افريقه عهد قديم کے تمدنوں کا سب سے بڑا گهوارہ رها هے - کارتهيج کي حکومت اسي سرزمين پر عرصے تک قائم رهي - يوناني دولة سارانيکا نے اپني عظيم الشان عمارتيں يهيں کهڑي کيں - روميوں کے فتح ياب غول اسي پر سے گذرے اور اپني ايسي پائدار اور مستحکم يادگاريں چهوڑ گئے که آج بهي اسکے ريتلے تودوں کے اندر سے عظيم الشان ستونوں کے ٹکڑے ' اور منقش و مخطط محرابوں کے حلقے بر آمد هو رهے هيں !

اس سے بهي بڑهکر مصر کي پر هيبت و عجائب سرزمين جس کي تاريخي اور تمدني حيثيت کے ليے کچهه کهنا فضول هے -

کرۂ ارض کے تينوں بر اعظموں کے يه پر عظمت ٹکڑے دولة عثمانيه کے حصۂ فتح و اقبال ميں آۓ ' اور اس جامعيت کے لحاظ سے اگر ديکها جاۓ تو دنيا کي کوئي موجودہ حکومت اسکي اس خصوصيت ميں شريک و مقابل نهيں هو سکتي -

ليکن افسوس که غفلت و تنزل نے گذشته ايک صدي کے اندر يورپ کا سب سے بڑا حصه اس سے چهين ليا ' اور اوردہ کي تقريبا تمام عثماني مقبوضات دول يورپ کے قبضے ميں چلي گئيں - مصر کے بعد سب سے بڑا افريقي علاقه طرابلس کا تها ' ليکن پچهلي جنگ نے اسکا بهي تمام ساحلي حصه اٹلي کے سپرد کر ديا !

تاهم اب بهي يورپ کا سب سے بڑا تاريخي شهر اسکا دار الحکومت هے ' اور ايشيا ميں بڑے بڑے آثار و نوادر کي سرزمينيں اسيکے زير حکومت باقي هيں - يورپ کے سياح اور محققين آثار آتے هيں اور ان خزائن تاريخ و علم کو اونٹوں کے مول ليجاتے هيں - اگر دولت عثمانيه نے اپنے عهد عروج ميں علم و تمدن کي طرف توجه کي هوتي ' تو آج اس سے بڑهکر دنيا کے آثار علم و تمدن کے خزائن کا مالک آج کوئي نهوتا ' اور لندن ' پيرس ' والنا ' بوڈا پسٹ ' اور

قونيه کا منارۂ ساعت (کلاک ٹاور)
بنا کردہ سنه ٦٦٣ هجري

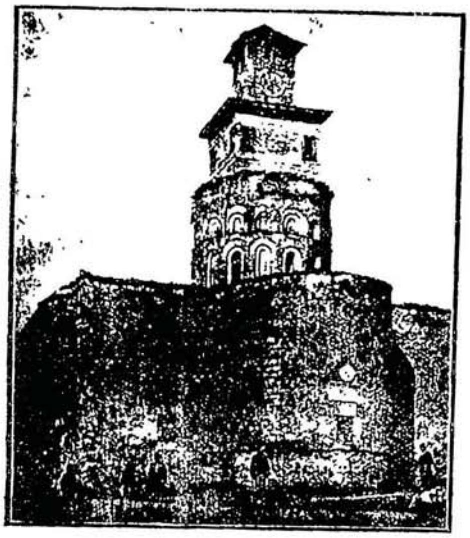

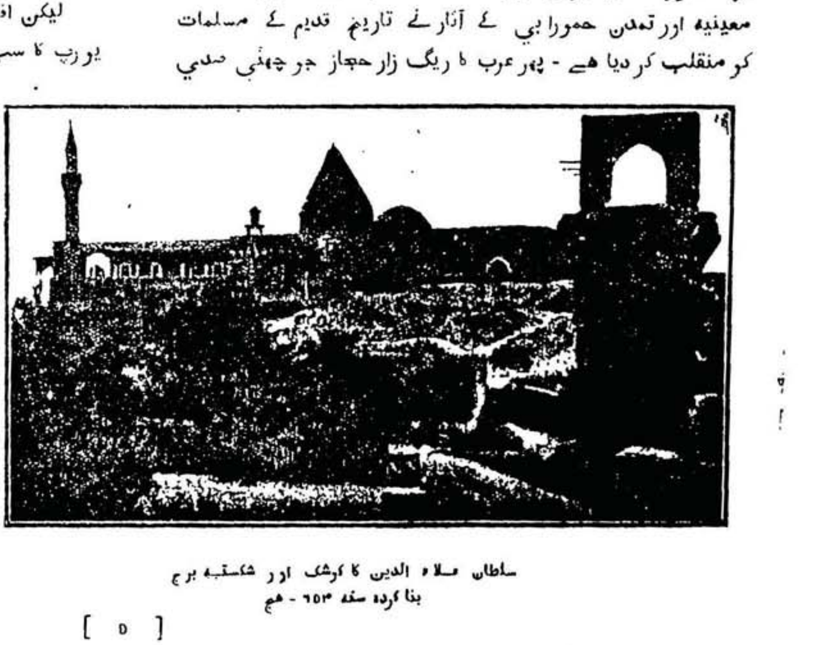

سلطان علاء الدين کا کوشک اور شکسته برج
بنا کردہ سنه ٦٥٣ - هج

برلن کے عجائب خانوں کی گیلریوں کا سب سے بڑا حصہ قسطنطنیہ کے " عتیق خانہ " میں نظر آتا -

(آثار و تمدن اسلامی)

تمدن قدیم سے قطع نظر' خود عہد اسلامی کے جو آثار قدیمہ جابجا مملکت عثمانیہ میں موجود ھیں' علی الخصوص اواخر عہد عباسیہ سے لیکر دور اخیرۂ اسلامیہ تک کے آثار و نوادار' اگر صرف اُنھی کے جمع و تحقیق کی کوشش کی گئی ھوتی' تو آج تاریخ اسلام کے بہت سے غیر معلوم سلسلے مکمل ھوجاتے - لیکن وہ صرف تلوار ھی کی دوست رھی' کیونکہ اسنے اپنے دشمنوں کو کبھی بھی تلوار کے بغیر نہ دیکھا - افسوس کہ اس ایک ھی رفیق نے بھی اسکے ساتھہ حق رفاقت ادا نہ کیا !

(عثمانی دار الآثار)

انقلاب دستوری کے بعد جو مختلف علمی صیغے نئے کھولے گئے تھے' ان میں ایک خاص صیغہ اس غرض سے بھی قائم ھوا تھا

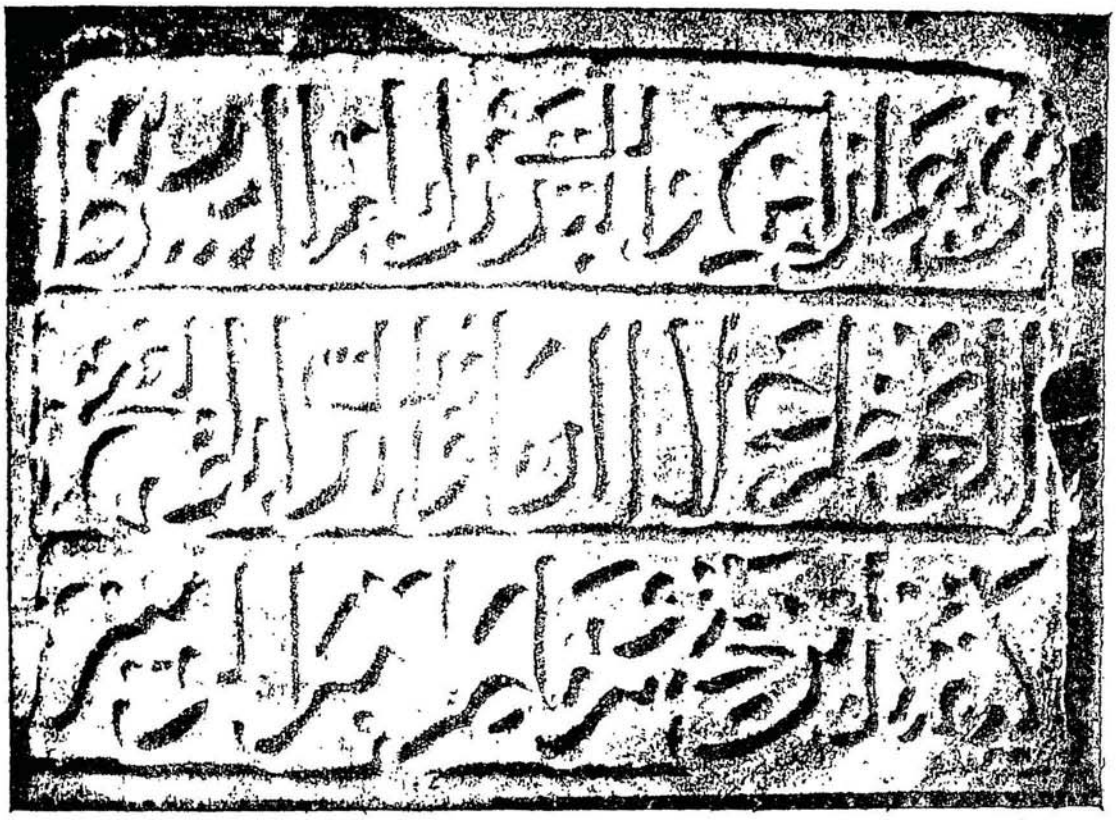

جامع مسجد سلطان علاء الدین کیقباد کے ایک برج کا کتبہ

کہ عثمانی ممالک کے بقیہ آثار و نوادر کی تفتیش کرے' اور انکے متعلق سالانہ رپورٹیں مرتب کرتا رھے - لیکن بدقسمتی سے اسکے بعد ھی یورپ کے حملوں کا سلسلہ شروع ھوگیا' اور دولت و ملک کی تمام قوت جنگ طرابلس اور بلقان کی ناکامیوں کی نذر ھوگئی -

بربادیوں اور تباھیوں کے بعد اب امن و فرصت کا ایک نیا دور شروع ھوا ھے جو نہیں معلوم کتنی عمر لیکر آیا ھے - تاھم کام کرنے والے اپنی ھوشیاری اور مستعدی کا ثبوت برابر دے رھے ھیں - صرف یہی نہیں ھے کہ " رشادیہ " اور " عثمان اول " تعجب انگیز آمادگی سے خریدا گیا ھے' بلکہ علمی صیغے بھی نہایت تعجب انگیز سرعت سے ترقی کررھے ھیں !

حال میں عثمانی تفتیش آثار عتیقہ کے صیغے نے ایشیاے کوچک کی بہت سی تاریخی اشیا کا پتہ لگایا ھے اور انکے حالات و نتائج مرتب ھو رھے ھیں - اسی سلسلے میں مشہور تاریخی مقام " قونیہ " کے آثار اسلامیہ ھیں - علی الخصوص حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی معنوی کی خانقاہ اور اسکے آثار -

(اجمال تاریخی)

قونیہ ایشیاے کوچک کا ایک مشہور صدر مقام اور تاریخی حیثیت سے کئی اسلامی حکومتوں کا دار الحکومت ھے - تمدن اسلامی کے عہد متوسط کے متعدد صاحبان علم و کمال اسکی خاک سے اُٹھے' اور تقریباً ھر علم میں اپنی بیش بہا خدمات یادگار چھوڑیں - مگر ان سب میں جو شہرت حضرت مولانا روم کو انکی مثنوی کی وجہ سے ھوئی' وہ کسی کو نہوئی - " روم " کی نسبت سے وہ اسی لیے مشہور ھیں کہ قونیہ میں چلے آے اور مقیم ھوگئے - ایشیاے کوچک کا یہ حصہ بلاد اسلامیہ میں روم کے لقب سے پکارا جاتا تھا -

(دولۃ سلجوقیہ)

چوتھی صدی ھجری میں جبکہ بغداد کا سیاسی مرکز ضعیف ھوگیا' تو جیسا کہ عام قاعدہ ھے' تمام بلاد اسلامیہ میں نئی نئی حکومتیں قائم ھونے لگیں' اور بعینہ وھی حال ھوگیا جو سترھویں صدی عیسوی میں دھلی کے ضعف سے ھندوستان کا ھوگیا تھا - ھر شخص جو تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ سکتا تھا' حکومت کے ولولے اور فرمانروائی کی امنگیں لیکر اُٹھتا' اور خلافۃ بغداد کا ایک رسمی تعلق و اعتراف قائم رکھکر اپنی نئی حکومت جمالیتا -

ان حکومتوں میں سب سے زیادہ قوی اور متمدن حکومت' خاندان آل سلجوق کا سلسلہ تھا -

ایک تاتاری خاندان اپنی حکومت سے ناراض ھوکر بخاری چلا آیا اور مسلمان ھوگیا - اسکے مورث اعلی کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا اپنی جماعت کا سردار ھوا - یہ وقت تاتاریوں کے ظہور اور آھستہ آھستہ عروج کا تھا - تمام سرحدی ممالک انکی تاخت و تاراج کا جولانگاہ تھے - یہ تاتاری نومسلم خاندان انکے حملوں کا جواب دینے لگا' اور اس طرح ایک جنگی جماعت طیار ھوگئی -

جو روز بروز بڑھنے لگی - پھر وہ مرگیا اور بیگو' طغرل' داؤد' اسکے جانشین ھوے - وہ تاتار گئے - مسعود بن سلطان محمود غزنوي سے مقابلے ھوے - اور متعدد تغیرات و حوادث کے بعد ایک مستقل حکومت قائم ھوگئی - مشہور الپ ارسلان اور اسکا وزیر نظام الملک سلجوقي اسي خاندان کا ایک حکمراں اور وزیر تھا جسکے بعد ملک شاہ سلجوقی تخت نشین ہوا -

یہ خاندان سلجوقیۂ ایران کي نسبت سے تاریخ میں مشہور ھے - لیکن ایک دوسرا سلجوقي سلسلہ ایشیاء کوچک کا بھي ھے - یہ خاندان پہلے خاندان کي شاخ ھے' اور اس طرح قائم ھوا کہ ایک سلجوقي ترک قتلمش نامي ایشیاے کوچک میں چلا آیا اور قونیہ پر قابض ھوگیا - یہي وجہ ھے کہ اس خاندان کو " بنوقتلمش " بھی کہتے ھیں -

یہ سلجوقي خاندان سنہ ۴۵۶ هجري سے سنہ ۷۱۸ هجري تک قائم رہا - البتہ اُسکا آخري زمانہ محض براے نام تھا' کیونکہ

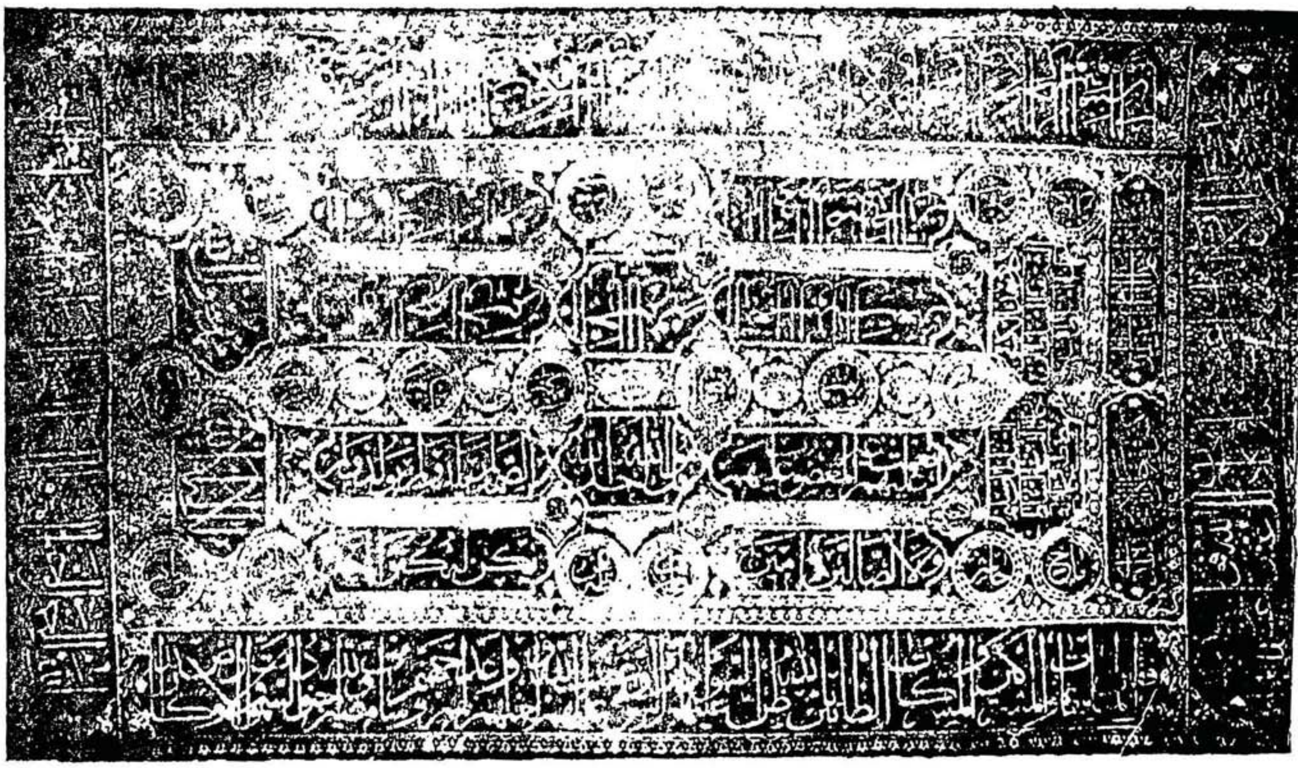

قونیہ کي خانقاہ مولویہ میں حضرۃ مولانا روم کا مخطوط و منقوش سجادہ

تاتاري کفار تمام عالم اسلامی پر قابض ھوگئے تھے - آخري فرما نروا مسعود بن کیکاوس تھا جسکي براے نام حکومت کے بعد پوري طرح تاتاري مسلط ھوگئے -

لیکن پھر اسکے بعد ھي انقلاب ھوگیا اور موجودہ دولت عثمانیہ ایشیاے کوچک میں شروع ھوکر رفتہ رفتہ تمام اطراف و ملحقات پر قابض ھوگئی -

اس سلجوقی خاندان کا دار الحکومۃ ھمیشہ قونیہ رھا اور اکثر پادشاہ علم پرور اور علما دوست ھوے - وہ گو تاتاري النسل تھے جنکا کام وحشت و جہل کے سوا کچھہ نہ تھا' مگر اسلام نے انکے خواص قومي کو بدل دیا تھا - اور قوموں اور جماعتوں کی قلب ماھیت کردینا اسکي تعلیمات کا اصلي جوھر ھے - موجودہ دولت عثمانیہ کي بنیاد بھي وھیں پڑي' اور گویا وہ اُسی خاندان کي بلا فصل جانشین ھوئي - اسلیے قونیہ اور اُسکے آثار دولت عثمانیہ میں ایک خاص تاریخي اثر رکھتے ھیں -

(علاء الدین سلجوقي)

اس سلسلہ کا ایک فرمانروا علاء الدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ثاني بھي تھا - ثاني اسلیے کہ ایک کیقباد اس سے پہلے بھي اسي خاندان میں گذر چکا ھے' اور اسي کا زمانہ اس خاندان کا پورا عہد عروج تھا -

علاء الدین اپنے والد کیخسرو کے انتقال کے بعد سنہ ۶۵۴ میں تخت نشین ھوا - یہ زمانہ تاتاري فتنہ کے انتہاے عروج کا تھا - منکو خان قراقرم میں تخت نشین ھوچکا تھا اور اسکا بھائي ھلاکو خان خون اور ھلاکت کا پیغام لیکر بلاد اسلامیہ کي طرف بڑھ رھا تھا - اسي اثنا میں عراق عرب و عجم کي تسخیر کي خبر مشہور ھوئي' اور اسکے بعد ھی تاریخ اسلام کا وہ حادثہ کبری ظہور میں آیا' جسمیں شش صد سالہ مرکز اسلامي یعنی دار الخلافۃ بغداد کا تمام خشک و تر حصہ انسانی لاشوں اور خون کے سیلابوں سے معمور ھوگیا تھا :

فلا تسالن عماجری یوم حصرھم و ذالك مما لیس یدخل في حصر!

اُسي زمانے میں خان تاتار منکو خان نے اپنا ایک امیر ایشیاے کوچک بھی بھیجا اور وہ اکثر شہروں پر قابض ھوگیا - یہ حالت دیکھکر علاء الدین کیقباد مضطرب الحال ھوا' اور ھر طرف سے مجبور ھوکر قصد کیا کہ تاتاري دار الحکومۃ میں پہنچے' اور خاص تاتار کو اپنی اطاعت کا یقین دلاکر اپني حکومت کي حفاظت کا پروانہ لے آے -

چنانچہ وہ تحفہ تحائف لیکر روانہ ھوا - لیکن قبل اسکے کہ قراقرم تک پہنچے' راہ ھي میں پیام اجل آ پہنچا اور اُسکے ساتھي قونیہ واپس آگئے -

(مولانا روم)

حضرۃ مولانا روم کا سال وفات ۶۷۰ ھ ھے - وہ علاء الدین کیقباد کے عہد سے پہلے قونیہ آے' اور غیاث الدین کیخسرو بن رکن الدین قلیج ارسلاں کے عہد تک زندہ رھے - علاء الدین کے بعد اسکا بھائي عز الدین تخت نشین ھوا - عز الدین کے بعد رکن الدین قلیج

ارسلان ' اور اسکے بعد غیاث الدین - گویا انهوں نے تخت قونیه کے پانچ حکمرانوں کا زمانه پایا -

(خـانقـاه مولویه)

مثل دیگر سلاسل تصوف کے ایک سلسله "مولویه" بهي هے جو مولانا روم کی طرف منسوب هے اور ابتک اسکا مرکز ارشاد خانقاه مولویه هے - بلاد روم و ایشیاء کوچک میں اس طریقه کے ارادتمند هزارها مسلمان هیں - خود قسطنطنیه میں مولویه درویشوں کا رقص کناں ذکر تکیۀ مولویه میں هوا کرتا هے اور یوروپین سیاحوں نے همیشه تعجب و شوق سے اسکا ذکر کیا هے -

خانقاه مولویه قونیه کي بهت بڑي تاریخي عمارت هے جسمیں حضـرت مولانا روم کا خاندان ابتـک سجاده نشین چلا آتا هے - مولانا کے مزار کے علاوه اسمیں ایک بهت بڑي مسجد بهي هے جو علاء الـدین کیقباد نے بنائي تهي ' اور اپني وسعت اور طرز عمارت کے لحاظ سے ایک مخصوص شکل کا اثر تاریخی هے -

(آثـار قونیـه)

حال میں قونیه کے جن آثار پر توجه کي گئی هے ' انمیں سب سے زیاده قیمتـی شے ایک طلائي شمعدان هے جسے سلطان علاء الدین کیقباد نے بنـایا تها اور جامـع علاء الدین میں ابتک موجود هے -

اسکي شکـل اسکی تصـویر سے معلوم هو جائیـگي - وه بالکـل مرصع اور منقش هے اور اسقدر نازک اور باریک نقـش و نـگار کیا گیا هے که موجـوده زمانے کی بہتر سے بہتر صناعی بهي اسکے آگے هیچ نظر آتی هے - اسکے چاروںطرف مجوف حرفوں میں سلطان کا نام اور دعائیه فقرے کنده هیں' اور اُنسے جسقدر جگه بچي هے' اسمیں طرح طرح کے بیل بوٹے کهود کر بنائے گئے هیں -

اسي طرح اوپر کے درجه پر جو خاص شمع کي نشست کي جگه هے ' ابهرے هوےنقش و نگار هیں' اور درمیاني گردن پر دونوں طرف خط کوفی میں مقدس اسماء کے دو دائرے منقش هیں -

(مولانا کا سجاده)

دوسرا تاریخي اثر' مولانا روم کا وه سجاده هے جو اُنکی درگاه میں ابتـک موجود هے ' اور جو یکسر آیات و سور کـلام الله اور اسماء متبرکه سے منقش و مخطوط هے -

اسکا عکس بهي شائع کیا جاتا هے - في الحقیقت یه فن پارچه بافي کي اعلی ترین صنعت کا ایسا نمونه هے جسکی نظیر شاید دوسري نهیں ملیگی -

یه خطوط و حروف جو اسمیں نظر آتے هیں' در اصل اسکی بناوٹ میں مختلف رنگ کے ابریشم اور ان کی آمیزش سے بنے گئے هیں - اسطـرح کی بناوٹ تو ایک عام بات هے لیکن جیسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث مع حرفوں کے دوائر اور انکے نازک نوک و پلـک کے قائـم رکها گیا هے ' وه اس فن کی نهایت تعجب خیز صنعت هے ' اور جس عهد میں یه کام هوتا تها یقیناً اس صناعی کا سب سے زیاده ترقی یافته عهد تها -

غور سے دیکهیے - اسکے چاروں طـرف سورۀ فتح کی ابتـدائي آیات هیں - درمیـان میں اسماء متبرکـه کے دوائر هیں - انسے بني هـوئي جدولوں کے انـدر پوري سورۀ فاتحه لکهي هوئي هے - کاغذ اور وصلي پر بهي ایسا اعلي ترین خـط نسـخ و ثلـث هر خوشنویس نهیں لکهه سکتا - چه جائیکه کپڑے کے اندر بنا جاے ؟

سلطان علاء الدین کا طـلائي شمعدان جو جامع قونیه کے آثار عتیقه میں ابتک محفـوظ هے - (سـنه ۶۵۴ هجـري)

(جامع سلطان علاء الدین)

سلطـان علاء الـدین تخت نشین هوتے هي فتنـه تاتار میں مبتلا هو گیا - تعجب هے که ایـک بهـت بـڑي عظیم الشان مسجد کے بنا نے کا اُسے کب وقت ملا ؟ بهر حال یهمسجد اپنـي پوري شـان و شـوکت کے ساتهه ابتک موجود هے ' اور عربي و ایراني طرز عمـارت کي ممزوج خصوصیـات کا ایـک عجیب و غریب نمونه هے !

اسکے گنبد نصف دائره کے باندن ایراني طرز کے هیں ' لیکن محرابیں اور منارے عربی طرز کے بنائے گئے هیں - ایک سب سے بڑا برج جو صدر دروازے پر هے' اسپر منارۀ قطب دهلي کي طرح اُبهرے هوے حرفوں میں کتبے کنده هیں - انسے معلوم هوتا هے که سنه ۶۵۴ هجري میں (که یهي اُسکا سال جانشیني هے) سلطان علاء الدین کیقباد کے حکم سے تعمیر هوا -

چنانچه ایک جانب کے کتبے کا عکس لیا گیا هے جسکي نقل هم بهي شائع کرتے هیں - ایک لفظ نهیں پڑها جاتا - باقي عبارت حسب ذیل هے :

" بنی هذا البرج و...... با مر السلطان المعظیم علاؤ الدین الدنیا والدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ناصر امیر المومنین"

[البقیة تتلی]

احرار اسلام

الحریة في الاسلام

حریت اور حیات اسلامي

قرآن حکیم کي تصریحات

(۲)

(محبت باطل)

دنیا میں محبت باطل سے بڑھکر پاے حق کوش کیلیے کوئي سخت زنجیر نہیں کہ "حبك الشي يعمي و يصم" (حدیث صحیح) محبت باطل قبول حق سے آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا کردیتي ہے - ہم اپنے نفس کو محبوب رکھتے ہیں اسلیے ہم اپنے نفس کے مقابلہ میں شہادت حق سے عاجز ہیں - ہم عزیز و اقارب سے محبت باطل رکھتے ہیں اسلیے ہم اونکے خلاف حق کیلیے گواہي دینے پر آمادہ نہیں ہوتے حالانکہ اُس شاہد حقیقي کا فرمان ہے :

و اذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی (انعام)	جب بولو انصاف کي بات بولو اگرچہ تمہارے کسي عزیز کے مخالف هي کیوں نہو-
یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله و لو علی انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء)	مسلمانو! اپنے نفس کے مقابلہ میں' اپنے ماں باپ کے مقابلہ میں ' اور اپنے اعزا و اقارب کے مقابلہ میں بھي انصاف پر مضبوطي سے قائم رہو اور خدا کے گواہ بنے رہو-

اسلیے سر گروہ احرار اور سر خیل قائلین حق وہ ہے جو اس راہ میں اثر محبت سے مسحور نہیں' جو ان علائق ظاہري سے آزاد ہے' جو اپنے نفس سے بھی حق کیلیے اوسیطرح انتقام لیتا ہے جسطرح اپنے دشمن سے- جو اپنا سر حق کے سامنے اوسیطرح جھکا دیتا ہے' جسطرح وہ غیر کا سر جھکا ہوا دیکھنا چاہتا ہے- کتنے انسان ہیں جو جادۂ حق گوئي میں خطرات و شدائد سے نہیں ڈرتے؟ اور کتنے ہیں جو آزادي حق کیلیے اپني جان فدیہ میں دینے کیلیے طیار ہیں' لیکن اس آیت پاک نے صدق پسندي اور حریت پرستي کي جو راہ قرار دیدي ہے اوسپر چلتے ہوے اکثر پاؤں کانپ گئے ہیں اور اکثر دل بیٹھہ گئے ہیں' فان ذلك هو البلاء المبین' کیونکہ یہ سب سے بڑي آزمایش ہے - اس آزمائش میں جو پورے اُترے اور اس امتحان میں کامیاب ہو' وهي میدان حریت کا شہسوار اور معرکۂ حق و صداقت کا فاتح ہے :

رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه (احزاب)	یہي وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا سے جو عہد کیا تھا اوسپر پورے اُترے-

(خوف)

ہم غیر سے ڈرتے ہیں اور ڈرکر حق کی گواهي سے باز آجاتے ہیں' حالانکہ ایک هي ہے جس سے ڈرنا چاهیے- کیا همارا یہ اعتقاد نہیں کہ دنیا کي ہر چیز جس سے ہم ڈرتے ہیں خدا کي مخلوق ہے؟ دلوں کي عنان حکومت صرف ایک کے ہاتھہ میں ہے هو القاهر فوق عباده اور وہ جدھر چاهتا ہے اوسکو پھیر دیتا ہے یقلب کیف یشاء؟ پھر کیوں همارے دل اپنے هی جیسي بے بس اور بے اختیار مخلوقوں سے ڈرجاتے ہیں؟ هم مصائب سے ڈرتے ہیں لیکن کیا همارا یہ اعتقاد نہیں کہ ما اصاب من مصیبة الا باذن الله (تغابن) ہر مصیبت خدا هي کے حکم سے آتي ہے؟ ہم موت سے ڈرتے ہیں پھر کیا همارا یہ ایمان نہیں کہ :

اذا جاء اجلهم لا یستقدمون ولا یستاخرون	جب موت آتي ہے تو نہ آگے بڑھ سکتے ہیں نہ پیچھے؟

اور جو راہ صداقت پرستي میں مرجاتے ہیں' وہ مرتے کب ہیں؟ وہ تو فاني زندگی چھوڑ کر دائمي زندگي حاصل کرلیتے ہیں - کیا تم اسکو مرنا کہتے ہو؟ نہیں :

لا تقولوا لمن یقتل في سبیل الله اموات بل هم احیاء (بقره)	شہداے راہ خدا کو مردہ نہ کہو- وہ تو زندہ ہیں!

وہ دنیا میں بھي زندہ ہیں - قوم اونکے نام کا ادب کرتي ہے' دنیا زبان احترام سے اونکا نام لیتي ہے' تاریخ اونکے نام کو بقاے دوام بخشتي ہے - وہ نہ صرف خود هی زندہ ہیں بلکہ اونکا مسیحانہ کارنامہ دوسروں کو بھي زندہ کرتا ہے (باذن الله) قوم اونکے مرنے سے جیتي ہے - ملک اونکي موت سے زندگي حاصل کرتا ہے کیونکہ :

یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی (انعام)	خدا مردہ شے سے زندہ شے اور زندہ شے سے مردہ شے کو پیدا کرتا ہے -
اتخشی الناس والله احق ان تخشاه (احزاب)	(پھر) کیا انسانوں سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ سب سے زیادہ خدا کو اسکا حق حاصل ہے کہ اُس سے تم ڈرو!
و من یعمل من الصالحات و هو مومن فلا یخاف ظلما ولا هضما (طه)	اور جو نیکو کار اور با ایمان ہے اوسکو کسي ظلم و نا انصافی سے ڈرنا نہ چاهیے -

(طمع)

سالک راہ حریت و صداقت کے پاؤں میں اُسکے دشمن لوہے کی زنجیریں ڈالدیتے ہیں تا کہ وہ آیندہ کے منازل طے نکرسکے' لیکن اکثر ایسا یہ زنجیر لوہے کي جگہ سونے کي بھي ہوتي ہے - وہ اس طلسمي زنجیر کو دیکھکر راہ و رسم منزل صداقت پرستي سے بیخبر ہو جاتا ہے' اسکے لیے دوڑتا ہے اور مسکراتا ہوا خود دشمن کے هاتھہ سے لیکر اپنے پانوں میں ڈال لیتا ہے - یہ طلسمي زنجیر کیا ہے؟ امید زر اور طمع جاہ!

لیکن آہ! کس قدر دني الوجود اور کم ظرف ہے وہ انسان' جو صرف حب مال اور الفت زر کیلیے خدا کي محبت کو ٹھکرادیتا ہے' اور ایک فاني شے کیلیے حق و صداقت کي باقي اور لازوال دولت کو همیشہ کیلیے کھو دیتا ہے! وہ چاندي سونے کے سکوں

کو اگر خدا کیلیے اور اسکي سچائي کیلیے کھو دے تو خدا اُسے سچائي کے ساتھہ واپس دلا سکتا ہے ' پر جس خدا کي محبت کو دولت کیلیے کھوتا ہے ' وہ تو اسے دولت نہیں دلا سکتي ؟ پھر انسانیت کیلیے کیسي درد انگیز موت ہے کہ انسان آسمان کي سب سے بڑي عزت کو زمین کي سب سے زیادہ حقیر شے کیلیے کھودے ؟

وہ دولت اور دولت کے کرشمے جس سے طمع کي لعنت اور لالچ کی پھٹکار نکلتی ہے ' کیا ہے ؟ کیا انسان کي عمر کو بڑھا دینے والي اور عیش حیات کو موت کے ڈر سے بے پروا کر دینے والي ہے ؟ کیا وہ زندگي کي تمام مصیبتوں کا علاج اور انسان کي تمام راحت جوئیوں کا وسیلہ ہے ؟ نہیں ! ان میں سے کوئی بات بھي اسمیں نہیں ہے - چاندي اور سونے کے محل سراؤں میں رہنے والے بھي اسي طرح موت کے پنجھہ میں گرفتار ' مصائب حیات کے ہجوم سے محصور ' تکلیف اور دکھہ کے حملوں سے زخمي ' اور تڑپ اور بے چیني کي چیخوں سے الم ناک دیکھے جاتے ہیں ' جیسا کہ ایک فقیر و مفلس فاقہ مست ' یا ایک پتوں کے جھونپڑے میں بیماري کے دن کاٹنے والا محتاج و بیکس مسکین !

پھر کیا ہے جسکے لیے حق کي عزت کو برباد ' اور خدا کی صداقت کو ذلیل کیا جاتا ہے ؟ وہ کونسي ایسي طاقت ہے جو خدا کو چھوڑ کر ہم حاصل کرلینگے ؟ روپیہ نہ تو ہمیں زمین کي رسوائي سے بچا سکتا ہے اور نہ آسمان کی لعنت سے ' مگر حب زر سے فرض صداقت کي خیانت ہمیں دونوں جہانوں میں عذاب دیسکتي ہے -

کتنے بڑے بڑے تاجدار ' پر ہیبت فاتح ' عظیم الشان سپہ سالار ' نامور محب وطن ' اور محبوب القلوب و ملت پرست انسان ہیں ' جنکے حق پرستانہ عزائم کي استقامت کو اسي لعنت طمع نے ڈگمگا دیا - انھوں نے اپنے ملک ' اپني قوم ' اپني فوج ' اور در اصل اپنے خدا اور اُسکي صداقت سے غداري کي ' اور دشمنوں کیلیے دوستوں کو ' غیروں کیلیے اپنوں کو ' ظالموں کیلیے مظلوموں کو ' بے رحم فاتحوں کیلیے بیکس مفتوحوں کو ' اور شیطان کے تخت کی زیب و زینت کیلیے خداے رحمان کے دربار اجلال کي عزت و عظمت کو چھوڑ دیا ! تاریخ کے صفحات ہمیشہ سے اسي درد کے ماتمي ہیں - قوموں اور ملکوں کي داستانیں ہمیشہ اسی ناپاک سرگذشت پر خوں کے آنسو بہاتي ہیں ' اور دولت پرستی کی ملعون نسل آغاز عالم سے ناصیۂ انسانیت کیلیے سب سے بڑا بے عزتي کا داغ رهي هے !

فی الحقیقت راہ حق پرستي کي سب سے بڑي آزمایش چاندي کي چمک اور سونے کي سرخی هي میں ہے ' اور اگر اس منزل پر خطر سے تم گزر گئے تو پھر تمھاري همت بے پروا اور تمھارا عزم ہمیشہ کیلیے بے خوف ہے - یہي طمع کا خبیث دیو ہے جسکا پنجہ بڑا هي زبردست اور جسکي پکڑ قلب انساني کیلیے بڑي هی مضبوط هوتي ہے - اسي نے فرزندان ملت سے غیروں کے آگے مخبري کرائي ہے - یہي پکڑ پکڑ کے ابناے وطن کو لے گیا ہے ' اور غیروں کے قدموں پر اخلاق کي ناپاکي اور جذبات کي کثافت کے کیچڑ میں گرا دیا ہے ' تاکہ اپنے وطن ' اپني سرزمین ' اپنے مذهب ' اپني قوم ' اور اپنے بھائیوں کے خلاف جاسوسي کریں ! اسي نے بڑے بڑے مدعیان خدمت ملک و ملت کي برسوں کي کمائي ایک آن کے اندر ضائع کردي ہے ' اور انہیں چار پایونکي طرح گرا دیا ہے تاکہ برسوں کي سچائي کو ایک لمحہ کي طمع پر قربان کردیں - آہ ! یہي انسانیت کیلیے وہ روح خبیث ہے جو بڑے بڑے پاک جسموں ' بڑي بڑي مقدس صورتوں ' بڑے بڑے پر از علم و عمل دلوں کے اندر حلول کرگئی ہے ' اور فرشتہ سیرتوں نے شیطانوں کے ' اور ملکوتي صفات هستیوں نے خونخوار عفریتوں کے سے کام کیے ہیں !

وہ مقدس عالم جو کتب فقہ کو حیلہ تراشیوں کیلیے الٹتا ہے ' وہ مفتی شریعت جو جرائم و معاصي کو جائز بنا دینے کیلیے ابلیسانہ فکر و غور کے ساتھہ نئی نئی پر فریب تاویلیں سونچتا ہے ' وہ واعظ جو سامعین کے آگے ان تعلیمات کے پیش کرنے سے گریز کرتا ہے جو انکے اعمال سیئہ کي مخالف ہیں ' وہ صاحب قلم جو اپنی حق پرستانہ سختي کو نفاق آمیز نرمي سے ' اور حریت خواہانہ جہاد حق کو زمزمۂ صلح باطل سے بدلدیتا ہے ' آخر کس سحر و افسوں سے مسحور اور کس دام سخت کا شکار ہے ؟ کونسا جادو ہے جو اسپر چل گیا ہے ' اور خدا سے روٹھہ کر شیطان کے تخت کے آگے سجدہ کرنا چاهتا ہے ؟ کونسی قوت ہے جسکے آگے شریعت کے احکام ' ضمیر کا فتوا ' اور حق کا الہام بیکار ہوگیا ہے ؟

آہ ! کوئی نہیں مگر طمع کا افسون باطل ' اور کچھہ نہیں مگر زر پرستی ' حب مال ' جاہ طلبی ' کا عمل السحر : اولائک الذین یلعنهم الله و یلعنهم اللاعنون !

من کان یریـد العاجلـة	جو دنیا کے خیر عاجل کا طالب ہو تو
عجلنا له فیها ما نشاء لمن	هم جسے چاهتے ہیں اور جتنا چاهتے
نرید ' ثم جعلنا له جهنم	ہیں اسي دنیا میں دیدیتے ہیں '
یصلهـا مـذمـومـاً	مگر آخر کار اوسکے لیے جہنم هي ہے
مدحــوراً (اسرائیل)	جسمیں وہ حقیر و ذلیل هوکر رهیگا !

(عـداوت)

لیکن یاد رہے کہ جسطرح محبت آنکھوں کو بصارت حق سے اندھا اور شنوائي صداقت سے بہرا کردیتي ہے ' بالکل اوسیطرح عداوت بھي آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا بنا دیتی ہے - صداقت کی روشني نظر آتي ہے لیکن وہ نہیں دیکھتا ' حق کی آوازیں بلند هوتی هیں لیکن وہ نہیں سنتا ' کیونکہ عداوت نہیں چاهتي کہ انسان غیر کي صداقت و حقیقت کا اعتراف کرے - سفر حریت کی ایک پرخطر اور دشوار گذار منزل یہ بھي ہے جسکو صرف وهی قطع کرسکتا ہے جو اس میدان کا مرد اور اس معرکہ کا بہادر ہے - اگر انسان کیلیے یہ دشوار ہے کہ اپني غلطي اور انحراف عن الحق کا اعتراف کرے ' تو یہ دشوار تر ہے کہ اپنے دشمن کي سچی راے اور سچے عمل کا اپنے دست و زبان سے اقرار کرے -

لیکن مسلم و مومن زندگي کے فرائض حریت کي ایک دفعہ یہ بھي ہے کہ اگر انصاف و عدل اور حق و صداقت اوسکے سب سے بڑے دشمن کے پاس بھي ہو ' جب بھي اوس روح ایمان کیلیے جو اوسکے ساتھہ ہے ' اپنا سر نیاز اوسکے آگے جھکا دے کہ " در مع الحق کیفما دار " :

یا ایها الذین آمنو کونوا	مسلمانو ! خـدا کیلیے آمادہ اور حق
قوامین لله شهداء بالقسط	کیلیے گواہ رهو ! دیکھو کسي قوم کي
ولا یجرمنـکم شنآن قوم	عداوت و دشمني تمکو حق و عدل سے
علی الا تعدلوا - اعدلوا	کہیں باز نہ رکھے - حق و عدل سے کام لو
هو اقرب للتقوی - ان الله	کہ وہ تقوی سے قریب تر ہے اور خدا
خبیر بما تعملون (المائدہ)	تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے -

کیا اسکے بعد بھي کسي مسلمان کو عداوت و کینہ پروري اعتراف حق سے باز رکھہ سکتي ہے ؟ اگر رکھہ سکتي ہے تو وہ خصائص و امتیازات اسلام سے محروم ہے -

(خلاصۂ مطالب)

ان تمام مباحث کا نتیجه یه ہے که ہر حقیقي مسلم کا وجود دنیا میں حق کي شہادت اور حریت کا نمونه ہے - نه تو ناجائز حسن اعتــقاد اوسکي عقــل صــداقت شعار کو سلب کرسکتا ہے نه محبت اوسکو حق گوئي سے اندھا اور بہرا بنا سکتي ہے - نه خوف جان و مال اوسکو حق سے باز رکھه سکتا ہے ' اور نه حرص و طمع اور حب زر و جاہ کے سحر سے مسحور ہوکر منکر صداقت ہوسکتا ہے - نه هي کسیکي عداوت و دشمنی سلوک راہ حق میں اوسکے لیے زنجیر پا ہوسکتي ہے - وہ حق کا شیدا ہے اور حق کا طالب - وہ حریت کا دلدادہ اور حریت کا جویاں ہے - وہ ہر جگه' جہاں اوسکو پاسکتا ہے اوسکے لیے جاتا ہے - اور جس طرح وہ مطلوب حقیقي اوسکو ملسکتا ہے اوسکے لیے کوشاں ہوتا ہے - ایک مسلم کي شان یه ہے که اوسکو ہمیشه باطــل سے نفرت اور حق کي جستجو رہتي ہے - دنیا میں اسکي متاع مطلوب اور معشوق اصلي سچائي اور حق کے سوا اور کوئي نہیں ہے !

اگر آج ہم حقیقی طور سے مسلم ہوں' حق کے طالب ہوں حریت کے دلدادہ ہوں - حق کیلیے اور اداے شہادت کیلیے جو ہر مسلم کے وجود کا مقصد ہے ' نه تو ہم دوستوں کي محبت کي پروا کریں اور نه جبابرۂ حکومت کے جبروت وجلال سے مرعوب ہوں - نفاق کا ہم میں وجود نه ہو - طمع و خوف ہماري استقامت کو متزلزل نه کرسکے تو حسب وعدۂ الہی اسکا نتیجه یه ہوگا که ہمارے تمام اعمال صالح اور ہمارے تمام گنــاہ مغفور ہونگے -

یا ایہاالذین آمنوا اتقوا الله : مسلمانو ! خدا سے ڈرو اور سچي بات وقولوا قولاً سَدیداً یصلح لکم کہو ' تا که خدا تمہارے اعمال کو صالح اعمالــکم و یغفرلــکم ذنوبکم کردے اور تمہــارے گناہ بخشدے !

(۳۳ - ۷)

پـــریـــس نـــوت

بجاے چھاپه سنگي (لیتھو گراف) ٹائپ استعمال کرنیکا مسئله ایک عرصه سے سرکار عالي (ہزہائنس) نظام گورنمنٹ کے زیر غور ہے ' مگـــر چونکــه نستعلیق ٹائپ کے اعلی درجــه کے نمونے دستیاب نہیں ہوے ' لہذا اس خصوص میں کوئي کار روائي نہوسکي - حال میں چند اولوالعزم کمپنیوں نے عمــدہ نستعلیق ٹائپ ایجاد کیے ہیں ' اور خاص وضع کے ٹائپ ڈھالنے پر بھي آمادہ ہیں - اسلیے سرکار عالي نے ایک کمیٹي زیــر صــدارت معتــمد صاحب عدالت و کوتوالي و امور عامه (ایجوکیشنل سیکرٹري) قائم کي ہے جــو موجودہ نستعلــیق ٹائپ کے نمونوں کے حسن و قبــح و دیگر ضمني مسائل کے متعلق تفصیلي -تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کریگي -

چونکه یه ایک ایسا مسئله ہے جسمیں زبان اردو کے تمام بہي خواہوں کو دلچسپي ہے ' اس لیے کمیٹي نہایت خوشي سے ان اصحاب کي آراء پر غور کریگي جنہیں اس مسئله پر غور کرنیکا اتفاق ہوا ہے - ٹائپ کے فروخت کرنے اور بنانے والے اور ٹائپ ڈھالنے کي مشین بنانے والے بھي اپنے ٹائپ کے نمونے وغیرہ بھیجسکتے ہیں -

بشــیر احمــد مــــددگار معتـــمد

الهـــلال کـــي ایجنســـي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفته وار رسالوں میں الہــلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود ہفته وار ہونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

وَثَائِقُ وَحَقَائِقُ

نفــس انسانی کا ناقابــل پیــمایش عمــق

(متــرجــم از فــوالیم)

(۲)

(تخلیق مخفي)

تخلیق مخفي Sublimnal creation سب سے زیادہ ثابت ہے کیونکه ہم میں ہر شخص ہر شب کو اس کا ثبوت دیتا ہے - وہ عالم خواب میں ایک ناول یا ڈراما نویس بنجاتا ہے اور ایسے ایسے حالات تراشتا ہے جو بیداري کي حالت میں نفس کو بالکل لغو معلوم ہوتے ہیں اور ہمارے تجربه کے لحاظ سے بالکل انوکھے ہوتے ہیں !

اسکي تصدیق اسکاٹ بھی کریگا جس نے برائڈ آف لمیر مور (Bride of Lammermoor) اپنے مرض اور دماغ کي غیر معمولي حالت میں لکھوائي ' اور جب یه قصه کتاب میں پڑھا تو اس کا بڑا حصه اسے بالکل نیا معلوم ہوا !

اگر دعوے کي اس سے بلنــد تر سطح پر قدم رکھنــا ہو تو بلا خوف رد کہا جا سکتا ہے که ذہن کے تمام اعمال اور مــبتکات انہي مخفي چشموں سے جوش زن ہوتے ہیں - یه چیزیں خیالات کے اخذ سے پیدا نہیں ہوتیں - معلوم ہوتا ہے که اسکا طریقه اِس قوۃ کے طریقه سے بالکل مختلف ہے جو دانسته سونچتی اور دلائل قائم کرتی ہے - یہاں عمل سے زیادہ انتظار ہوتا ہے - گیٹے (Goethe) کہتا ہے که " گویا سب کچھه دیا هي گیا ہے (Alles ist als wie ge schenkt) اور الہام " دہلیز " کے نیچے سے آتا ہے - بہت سے اجلۂ اہل قلم گیٹے کے مقولے کي تائید کرتے ہیں -

چنانچه اسبین (Isbeen) نے سخت بخار کي حالت میں تین ہفته کے اندر برینڈ (Brand) لکھي - وہ نیم خوابي کے عالم میں اپنے بستر مرض سے ان سطروں کے لکھنے کے لیے ہاتھه بڑھا یا کرتا تھا جو ہنگامه محشر بپا کرتي ہوئي اسکے نفس کي سطح تک آجاتي تھیں - شیرلٹ برونٹے (Charlotte Bronte) کي یه حالت تھي که وہ پہلے تو چند دنوں تــک نہایت آزادي سے لکھتي تھي ' مگر اسکے بعد تحریر ملتوي ہو جاتي تھي اور ہفتوں تــک دو بارہ جاري ہونے کا نام نہیں لیتی تھي -

مگر اسکے بعد پھر کوہ آتش فشاں پھٹتا تھا اور وہ نہــایت جوش و خروش کے ساتھه لکھنا شروع کرتي تھي - یہانتــک که وہ کثرت محنت کي وجه سے آخر بیمــار پڑ جاتي تھي - اس نے " ایمیلیز ویتھرنــگ ھــائٹس " (Emilys wuthiring Hhieghts) میں جہاں یه بحث کي ہے که ہیتھکلف (Heathcliff) کے سے کریکٹر کا پیدا کرنا بجا ہے ' وہاں وہ اپني بہترین زبان میں اس واقعه کو یوں بیان کرتي ہے :

" مگر اسکو میں جانتي ہوں جو انشا پرداز که قوت تخلیق رکھتا ہے - اسکے پاس ایک ایسي شے ہوتي ہے جس کا وہ ہمیشه مالــک نہیں ہوتا - جو بسا اوقات نہایت عجیب و غریب طور پر چاہتي ہے اور اپنے لیے کام کرتي ہے - وہ قواعد بنا سکتا ہے ' اصول وضع کرسکتا ہے ' شاید سالہا سال تــک انکي محکومي میں پڑا بھي رہے ' لیکن پھر ایک وقت آتا ہے جب یه قوت بغاوت کي اطلاع کے بغیر وادیوں کي جتی ہوئي زمین میں ہیغــگا یا سراون پھیرنے یا ہل میں جتنے کو قبول نہیں کرتي - جبکه یه شہر کے مجمع پر خنده

ان هوتی هے اور هنکانے والے کي آواز کے ساتهه بے پروالي کرتی هے - جبکه وه سمندرکي ریت کي رسیاں (ریت کي رسي یعني کمزور ار ر غیر استوار رشته یا رابطه) بنانے سے انکار کرتي هے اور بت تراشي شروع کردیتي هے - چنانچه تمهیں "قسمت" یا "الهامي هاتفي" کي حیثیت سے ایک (Pluto) یا ایک (Jove) یا ایک (Tisiphone) یا ایک (Psyceh) یا ایک (Mermaid) یا ایک (Madonna) ملیکا - یه کام خواه هیبت ناک هو یا شاندار' ابلیسی هو' یا قدرسي ' تمهیں انتخاب کا اختیار نهیں - تمهارے لیے صرف یهي رهگیا هے که اسے خاموشی کے ساتهه اختیار کرلو - رهے تم ' تو ایک براے نام صناع کي حیثیت سے تمهارا حصه صرف اتنا هي هے که خاموشي کے ساتهه ان هدایات کے اندر کام کرو جو نه تو تم نے دیے هیں اور نه جنکے متعلق تم دریافت کرسکتے هو- جو نه تو تمهاري نماز جنازه میں بیان کیے جالینگے اور نه تمهارے خیال کے وقت چهپاے یا بدلے جالینگے - نتیجه دلچسپ هوا تو دنیا تمهاري تعریف کریگي - تم که تعریف کے مستحق نهیں هو دنیا تمهاري تعریف کریگي ' اور اگر نا پسند هوا تو تم تعریف کي طرح الزام کے بهي سزا وار نهیں - دنیا الزام دیگی ! " -

اسکاٹ کي طرح اسٹیرینسن (Stevenson) بهي اسکي تائید کریگا ' جسکا بیان هے که اس نے "ٹریژر آئیلیند" (Treasure Island) کے پندره باب پندره دن میں لکهه ڈالے - مگر اسکے بعد یه کار روائي رک گئي ' اور خاص اسکے الفاظ میں "میرا منهه بالکل خالي تها اور میرے سینے میں ٹریژر آئیلینڈ کا ایک حرف بهی نه تها" مگر اس جزر کے بعد پهر مد هوا ' اور "دیکهو! وه میرے اندر سے چهوٹي چهوٹي نالیوں کي طرح جاري هوئي" چنانچه اس نے هر روز ایک باب کے حساب سے کتاب پوري کر دي !

اس سلسلے میں یه امر بهي یاد رکهنا چاهیے که وه اپنے افسانوں کے خاکے (پلاٹ) خواب میں دیکها کرتا تها ' جیسا که اس نے ایکروس دي پلینس (Across the Plains) میں بیان کیا هے -

اس قسم کے تجربے دوسرے فنوں کے میدانوں سے بهي منتخب کیے جاسکتے هیں جہاں قوت تخلیق کام کرتي هے- غالباً یه فن ادب سے زیاده موسیقي میں نظر آئیگا - مثلاً (Mozart) کے ذهن میں الهام کي اجنبي (کیونکه الهام "نفس آگاه" کے لیے اجنبي هي هے) نوعیت کا ایک روشن تخیل تها - مصوروں میں سے Watteau ایک عجب انداز کے ساتهه کہتا هے که وه اپني نادره روزگار صناعي پر خود ششدر هے ! یه ظاهر هے که وه ذرا بهي نهیں جانتا که وه کیونکر کرتا هے ؟

في الواقع کوئي ذهن نهیں جانتا که " وه کیونکر کرتا هے ؟ " اگر وه جانتا تو دوسروں کو بهی بتاسکتا - مگر یه شے نو نه نفس کا جاننے والا حصه هے ' اور نه کوئي دوسرا حصه جسے " آگہی " سمجهه سکے - یه تو ایک قوت هے جو مخفي طبقات میں بہت نیچے مدفون هے ' اور یه جو همیں نظر آتا هے صرف اسکے نتائج و آثار هیں -

غرض اب یه ثابت هوگیا هے که احساس ' ادراک ' حافظه ' هیجان ' جذبات ' تعلق ' وغیره وغیره کے متعلق اسکے اعمال جسماني ذهني هوسکتے هیں جو ان تمام چیزوں سے بلا د هیں جن سے نفس آگاه واقف هے سائنس نے یه ثابت کردیا هے که هم اپنے آپ کو جسقدر جانتے هیں' اس سے زیاده بڑے هیں - نفس پر اشتراک کے ٹکڑے جوڑ گئے هیں ' اور مابعد الطبیعی میں لگے منطق کا دروازه کهلا هے - هماري روح بے پایاں اور ناقابل پیمایش نکلي هے' اور دفعتاً همیں ته خانوں سے نکالکر ناپیدا کنار مرغزاروں میں لیا گیا هے - هم صرف یهي نهیں جانتے که هم آینده چلنے کیا هونگے ؟ بلکه هم کو یه بهي نهیں معلوم که هم کیا هیں ؟

اسلیے هم (Malvolio) کي طرح روح کا تصور عزت کے ساتهه کرتے هیں - فلسفه دانشمند ' جس سے مسیح نے اتفاق کیا هے اور اسکا قول نقل کیا هے ' کہتا هے که " هم خدا هیں " یعني ایک نظر خیره کن هستي ' اور ایک نقش حیرت خیال !

لیکن خواه هم اسقدر بلند جالیں یا نه جالیں ' لیکن بهر حال یه کوئي ایسي بهت بڑي بات نهیں کہی گئي هے- کیونکه هم یونان اور ناروے کے بهت سے معبودوں سے کہیں زیاده تعجب انگیز مخلوق هیں - هم کم از کم ذیل کے دانشمندانه مثلث (Triplet) میں ایمرسن (Emorson) کے هم نوا هوسکتے هیں جو ان امور کے متعلق انبیاء کا سا احساس رکهتا هے - وه کہتا هے :

" اگر تجهسے هوسکے تو تو وه پر اسرار خط کهینچ جو صحیح طور پر " تجهے " " اس " سے جدا کردے اور یه بتادے که کون انسان هے اور کون خدا ؟ "

(۳)

متوفي پرو فیسر ولیم جیمس کہا کر تا تها که فلسفه کا سب سے اهم مسئله وحدت و کثرت کا هے - یه کیسے هوسکتا هے که جو "کل" یا " ایک " هو' وهي ایک "عالم" بهي هو جسمیں مادي اور غیر مادي هر قسم کي چیزیں شامل هیں ؟ یه کیسے ممکن هے که ایک هي شے ایک هي وقت میں ایک بهي هو اور کئي بهی ؟ اگر اسکے بر عکس هم کثرت کي طرف سے شروع کرتے هیں - مثلاً یه اور وه ' درخت اور مکان ' پهاڑ اور ملک' خورد بیني کیڑے اور گهانس کي پتیاں یا تتلي ' تو یه چیزیں جو بلا اختلاف ایک دوسرے سے علحده هیں ' انهیں هم کیونکر "ایک" دیکهه سکتے هیں ؟ اسوقت یه مسئله نا قابل حل هے - هم دونوں سروں میں کسي ایک سے شروع کرسکتے هیں مگر مشکل یه هے که درمیان میں کوئي ملتقی (Mitting place) نهیں هے - "ایک" همیشه ایک رهیگا اور "کئي" همیشه کئي رهینگے -

لیکن اس مسئله کے حل کي طرف کم از کم اشاره تو ضرور روح' نفس' یا ذات مخفي (Sublimnal self) کے جدید اصول میں موجود هے جسے ۲۵ برس هوے' سب سے پہلے میرس (Myers) نے پیش کیا تها ' جسکا استقبال جیمس نے علم النفس میں "سب سے بڑي جدید ترقی" کے نام سے کیا ' اور جسکي تائید تازه ترین واقعات سے هو رهي هے -

یه صحیح هے که نفوس انسانیه بهت هیں ' مگر انمیں بهت هي مشابهت هے اور ان تمام علوم میں جنکا تعلق علم الحیات سے هے' یه دیکها گیا هے که مشابهت کا اشاره ایک عام سرچشمه کی طرف هوتا هے - اسلیے ایک طرح سے یه نتیجه نکالنا چاهیے که تمام نفوس انسانیه کا سرچشمه صرف ایک هی هے -

مگر تحقیقات طبیعي کے مشاهدات جیسے (Telepathy) سے یه معلوم هوتا هے که تمام نفوس انسانیه جو یہاں هیں اور اسوقت موجود هیں ' ان میں باهم کچهه اسطرح کا تعلق کامل هے که وه ان تمام طریقوں سے خارج اور بالا تر هے جنکو حواس معلومه سمجهتے هیں - اس یقین کے لیے وجوه موجود هیں که وه اور اسکے همرشته مشاهدات میں اصلي کار فرما وهی نفس کا حصهٔ مخفي هے - یه دلائل اسقدر پیچیده هیں که انکي تفصیل یہاں نهیں هو سکتي -

یه اور اسی قسم کے غور و فکر کا اشاره اس طرف هے که گو هماري معمولي طبیعی آگهي ایک دوسرے سے جدا اور بظاهر ممتاز نظر آتی هے ' اور اسلیے مخابرات میں نطق اور تحریر کے ذرائع سے بے حد کام لینا پڑتا هے ' تاهم مخفي سطحوں میں هم باهم یکدگر وابسته هیں -

بتعبیر استعاره ' هم میں سے هر شخص پاني کي ایک دهار هے جو ایک شہر کي هزارها نلوں میں سے کسي ایک نل سے جاري هے ' مگر پاني وهي هے اور اسي ایک خزانهٔ آب ((Reservoir) سے آرها هے - اسی طر وهی ایک روح هے جو هم سب کو پهنچي

مذاکرۂ علمیہ

ہے - " ایک " " کلی " ہے اور " کلی " " ایک " - ممکن ہے کہ کہاجاے ' یہ ایک ایسا نتیجہ ہے جسکا مبنی خیال اور جسکا وجود صرف ذہن میں ہے ' مگر اسکے برعکس حالت یہ ہے کہ یہ بالکل عملي شے ہے ' کیونکہ اسے اعمال انسانیہ سے بہت بڑا تعلق ہے -

دیکھو ! ہم اپنے بھائی اور بہنوں کا کیسا درد رکھتے ہیں ؟ کیا انکے دوش بدوش نہیں کھڑے رہتے کہ خاندان کا فائدہ ایک عام فائدہ ہے ' اور اُسکے لیے کیا ہم میں سے ہر شخص کو اس کار زار ہستي میں جنگ نہیں کرنا چاہیے ؟ دیکھو ' کسقدر توسع کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ افراد کي بہبودي خاندان کي بہبودي کے ساتھہ وا بستہ ہے ' اور جو ایک جزو کے لیے بہتر ہے وہي دوسرے اجزاء کے لیے بھي بہتر ہے ؟ پس اب غور کرو کہ کیا سے کیا ہو جائے اگر سب لوگ یا کم از کم متمدن اور تعلیم یافتہ آدمي سمجھنے لگیں کہ انسانیت ایک بڑا خاندان ہے اور فوائد کے لحاظ سے نیز اصلیت و حقیقت کے لحاظ سے " ایک " ہي ہے - جو فرق ہمیں نظر آتا ہے وہ افرادي نفس آگاہ کا فریب ہے - اُسکا سبب صرف ہماري اصلی فطرت کا جہل ہے - اگر واقعي ایسا ہوجاے توکیا اس سے ایک انقلاب برپا نہ ہوجائیگا ؟ مجھے تو یقین ہے کہ جلد یا بدیر ایسا ضرور ہوگا -

مذہب کي تعلیم اخوت ایک شریفانہ اخلاقي ترغیب تھی مگر اسکي اپیل محبت کے جذبات سے تھی - اسلیے وہ سرد مہر دماغ کے مقابلے میں بے اثر ثابت ہوئي - لیکن اب اسے علم (سائنس) سے مدد مل رہي ہے - اب علم عقیدہ اور محبت کے ہاتھہ میں ہاتھہ ڈالکر چل رہا ہے اور مشرق میں اُسکي شعاعیں پہنچنے کے لیے ایک نئي پو پھٹ رہی ہے - اب نیکی کا دور قریب ہی ہے - .... اب ہمیں یہ نظر آنے لگا ہے کہ ہم " معرکہ آرا اجزاء دیمقراطي " کا ایک انبار ہي نہیں ہیں بلکہ اجزاء وسیع کا ایک مجموعہ ہیں جو آپسمیں لڑتے اور ایک جسم تیار کرتے ہیں - پس جو اس جسم کے لیے اچھا یا برا ہے ' وہ اجزاء کے لیے بھی اچھا یا برا ہے - ہمارا شعار ہم جنسي اور یکجہتي ہونا چاہیے - شخصیت حد سے زیادہ تیز ہوگئي ہے - ہمیں انسانیت کو استقلال کے ساتھہ پیش نظر رکھنا چاہیے اور اسکے ایک ایک مجموعہ کو تمام کائنات کے وسیع تر مجموعہ کے لحاظ سے مجموعہ در مجموعہ سمجھنا چاہیے -

الہلال :

یہ تحریر اُس عظیم الشان روحاني لٹریچر کے علمي مباحث کا نمونہ ہے جو یورپ اور امریکہ کي موجودہ روحانیات (اسپیریچولیزم) کے معتقدین نے مرتب کیا ہے اور اسي لیے بجنسہٖ ترجمہ کردیا گیا ہے ' لیکن قارئین کرام اسکے دعاوي اور اظہارات کی نسبت راے قائم کرنے میں جلدی نہ کریں اور اُس مضمون کا انتظار کریں جو اس موضوع پر الہلال میں نکلنے والا ہے - اُسکی تصویریں مدت سے بني پڑي ہیں اور بکثرت مواد سامنے ہے لیکن ابتک لکھنے کی مہلت نہیں ملی - یہ گویا اُس مضمون کا تتمہ ہوگا جو پچھلے دنوں ڈاکٹر رسل ریلس ایک طبیعی روحانی کے متعلق شائع ہوا تھا -

ابتدائی تعلیم

میری مونسٹوري

(۲)

سلسلے کیلیے جلد حال ملاحظہ ہو الہلال نمبر (۱۴)

اس طریق تعلیم میں سب سے پہلے جس شے پر توجہ کي جاتي ہے ' وہ اولاً قوت لامسہ ' اور اسکے بعد قوت باصرہ و سامعہ کی ترقي ہے - اسکے لیے پہلے مختلف قسم کے کھیل بچوں کو کھلاے جاتے ہیں ، اسکے بعد جو اشیاء کہ ان کھیلوں میں استعمال ہوتي ہیں ' انکی اور انکے ناموں اور عقلي صورتوں کے باہمي ربط و تعلق کي طرف بچونکی قوت انتباہ کو متوجہ کیا جاتا ہے - مثلاً ایک استانی نے چند بچونکو بلایا کہ آؤ پانی سے کھیلیں ' اور ایک جگ میں ٹھنڈا یا گرم پانی لیکے انکے ہاتھہ پر ڈالنا شروع کردیا - اب بچے خوش ہو ہوکے نیچے طشت میں ہاتھہ دھو رہے ہیں - جب وہ پانی ختم ہوگیا تو اور منگوایا - مگر ابکی دفعہ پہلی مرتبہ کے برعکس گرم کے بدلے ٹھنڈا یا ٹھنڈے کے بدلے گرم منگوایا - ظاہر ہے کہ جب جلد پر دو متضاد کیفیتیں یکے بعد دیگرے طاري ہونگی تو قوت لامسہ میں ایک قسم کا ہیجان یا انتباہ شدید پیدا ہوگا - چنانچہ بچوں میں ایک خفیف سي حرکت پیدا ہوئي اور بعض کي زبان سے چند غیر موضوع آوازیں نکل گئیں - معلمہ نے فوراً پوچھا کہ کیا ہے ؟ وہ بچے کیا بتا سکتے ہیں جنہوں نے ابھي اپنی عمر کا تیسرا سال بھي پورا نہیں کیا ہے ؟ (کیونکہ اس طریقہ تعلیم میں داخلہ کی عمر صرف ڈھائي سال ہے) اسلیے استانی نے استفہام تقریري کی صورت میں دریافت کیا کہ کیسا پانی گرم ہے ؟ بچوں نے سر ہلا دیا کہ ہاں ! پھر پوچھا کہ پہلے بھي ایسا ہی تھا ؟ انہوں نے سر کے اشارے سے کہا " نہیں " یا کہا : ہاں وہ ٹھنڈا تھا -

یا مثلاً اس نے مختلف قسم کي دفتیاں (پیسٹبورڈ) لیں - بعض نرم اور لچکتي ہوئي ' بعض سخت جیسے لکڑي کا تختہ - اور یہ بچوں کو دیں کہ انہیں لچکاؤ - نرم تو لچک گئي مگر سخت نہیں لچکي - ان سے پھر کہا اور بچوں نے بار بار کوشش کي ' مگر انکي سختی انکے نرم و نازک ہاتھوں کي طاقت سے زیادہ تھي - وہ اس استاني کا منہہ دیکھنے لگے - استاني نے سمجھایا کہ پہلي دفتي نرم تھي اسلیے لچک گئي - دوسري سخت ہے - وہ تم سے نہیں لچکے گی -

(قوت باصرہ کي تربیت)

اب فرض کرو کہ قوت باصرہ کو ترقي دینا منظور ہے ' اور اسمیں بھي خصوصاً مختلف شکلوں کا باہمی امتیاز اور انکے اسماء تعلیم ' تو اسکے لیے وہ مختلف شکلوں کے لکڑي کے ٹکڑے اور انکے خانے لائیگي - یہ خانے اسطرح بنے ہوتے ہیں کہ انمیں سے ہر ایک میں وہي ٹکڑا جا سکتا ہے جسکے لیے وہ خانہ بنایا گیا ہے - وہ بچوں سے کہیگی کہ ان ٹکڑوں کو ان خانوں میں ڈالو ! ننھے بچے ایک کیس میں لپٹ گئے اور اسکے خانوں میں لکڑي کے ٹکڑے ڈالنا شروع کیا - جس نے اپنا ٹکڑا ٹھیک اسکے خانے میں ڈالدیا وہ تو پڑگیا ' اور جس نے دوسرے خانے میں ڈالنا چاہا اس سے نہیں پڑا -

مس مونٹسوری کی ابتدائی تعلیم

اس طریقه کے سب سے بڑے کامیاب اسکول کے چھه کلاس جسکی معلمه مس جارج هیں

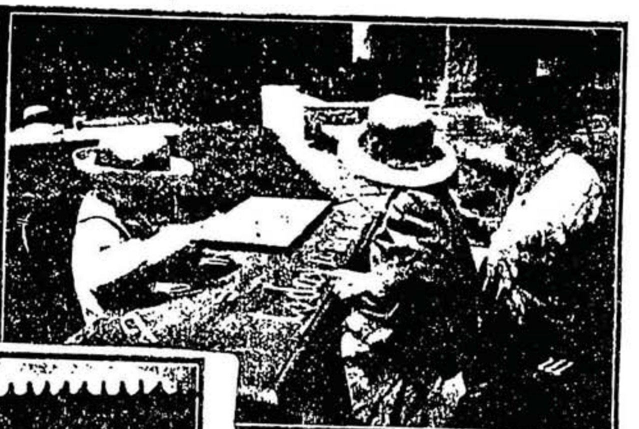

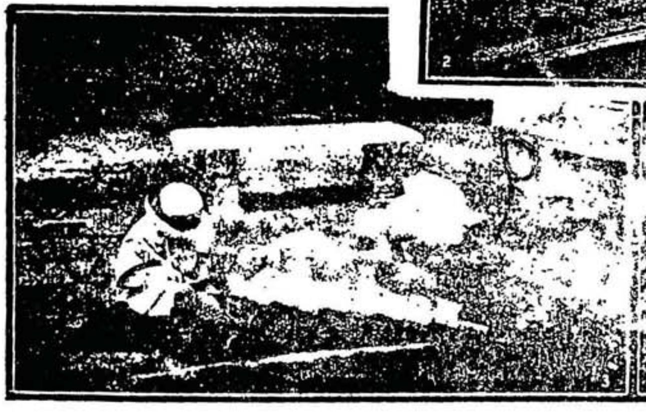

یه پانچ تصویریں مس مونٹسوری کی ایجاد کردہ ابتدائی تعلیم کے متعلق هیں -

(۱) مس جارج معلمه بیٹھی هیں بچوں کے سامنے کاغذ کے کٹے هوے حروف رکھدیے هیں جنسے الفاظ ترکیب پاتے هیں - بچوں کو بتا رهی هیں که الفاظ کے کیونکر هجے کیے جائیں ؟

دو خانے اسکے ایسے بنائے جاتے هیں جنکے اندر تمام حروف کاغذ کے ترشے هوے آجاتے هیں ' اور تعلیم حروف میں ابجد کے پانچ ست استعمال کیے جاتے هیں -

(۲) معلمه بچوں کو بتا رهی هے که ضخامت ' قد ' اور قطر و عرض کی بنا پر کیونکر اشیا کو شناخت کیا جا سکتا هے ؟ موضوع تعلیم یه هے که قوۃ لامسه کے ذریعه مختلف اشیا کی شکلیں معلوم کی جائیں - طریقه تعلیم یه هے که بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے هیں اور اسکو کوئی تعلیمی چیز دیکر پوچھتے هیں که کیسی هے ؟ اسکے بعد پٹی کھول دی جاتی هے ' اور بچه دیکھکر معلوم کرلیتا هے که اسکا اندازہ صحیح تھا یا نهیں -

(۳) بهت سے چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے هیں جنکی بلندی اور عرض باهم مختلف هے - معلمه بچوں سے کہتی هے که انهیں تلے اوپر رکھتے چلے جاؤ - اسطرح انکو طول و عرض اور حجم و ضخامت اشیا کے علم کی مشق کرائی جاتی هے -

(۴) رنگوں کے بکس هیں جنکے عکس سے مختلف قسم کے ملے جلے رنگوں کے تماشے اور کھیل بنتے هیں اور بچه نهایت دلچسپی سے ان میں مشغول هو جاتا هے - رنگوں کی تعداد ۸ هے - اور انکے عکس اپنی اصلی ترتیب میں اسطرح نظر آتے هیں که یکے بعد دیگرے انکا باهمی تدریجی فرق نمایاں هو جاتا هے - موضوع تعلیم رنگوں کی شناخت اور انکی ترکیبی حالتوں کا علم هے - رنگوں کا فطری حسن خود بخود بچے کو اپنی طرف متوجه کرلیتا هے !

(۵) اس مرقع میں بائیں جانب کا بچه واٹرکلر ت رنگ بھر رها هے - درمیان میں جو لڑکی بیٹھی هے وہ لیس بن رهی هے - تیسری لڑکی بٹن لگا رهی هے - اس کھیل کا موضوع درس یه هے که انگلیوں کی مشترکه حرکت کو ضمناً ترقی دی جاے - اس طریق تعلیم میں ریاضی ورزش کی ابتدا انگلیوں سے کرائی جاتی هے کیونکه تمام اعمال ید میں انگلیاں هی اصلی قوت کار هیں -

(۶) لکڑی کے نو ٹکڑے هیں جنپر مختلف رنگوں میں ایک سے لیکر نو تک کے عدد منقوش هیں - معلمه پہلے ان ٹکڑوں کو باهم ملا کر رکھدیتی هے اور بچے کو انکے خوشنما و مختلف رنگوں کی ترتیب دکھلا دیتی هے - بچه جب اچھی طرح دیکھ لیتا هے تو پھر اس سلسلے کو منتشر کردیتی هے اور اس سے کہتی هے که اب اسی طرح تم بھی ملا کر دکھلاؤ - رنگوں کا اختلاف ' انکی باهمی آمیزش کی طبیعی خوشنمائی ' انکی ترتیبی حالت کا سلسلۂ الوان ' اسقدر دلفریب هوتا هے که بچه بڑی دلچسپی سے از خود انهیں جوڑ کے رکھنے کا شائق هو جاتا هے - موضوع تعلیم علم حساب کا ابتدائی درس هے - اس رنگین کھیل سے پھرانکو خود بخود تعداد اور ابتدائی عشرۂ حساب کا علم حاصل هو جاتا هے -

کامیاب خوش و خرم اور ناکام کھسیانے ہوے - استانی نے ان ناکام بچوں کو تسلی دی' اور چمکار کے ایک لڑکے سے کہا کہ تمہارا ٹکڑا اس طرح کا مثلاً گول ہے - جب گول خانے میں ڈالوگے جب ہی پڑیگا' - پھر کہا کہ دیکھو اس کیس میں گول خانہ کہاں ہے ؟ اس نے تھوڑی دیر تک تلاش کیا' اور اسکے بعد ڈھونڈھ نکالا - اس بچے کو کہا کہ اسمیں ڈالدو - بچے نے جب ٹکڑا ڈالا تو اندر چلا گیا - وہ باغ باغ ہوگیا - اسی طرح اور بچوں کو بھی بتایا' یہاں تک کہ سبکی شرمساری و ناکامی کامرانی کی مسرت سے بدلگئی' اور اسطرح بغیر کسی باقاعدہ تعلیم کے انہیں ریاضی و اقلیدس کے بڑے بڑے مسائل معلوم ہوگئے !

یا - شکل کے بدلے رنگوں کے باہمی فرق اور انکے نام بتانا مقصود ہیں - وہ لکڑی کی رنگیں تختیاں بچوں کے آگے رکھدیگی اور رنگ برنگ کی ریشمی پٹیاں انکو دیگی کہ ان تختیوں پر باند ھدیں - پٹیوں کے دینے میں ایسی ترتیب ملحوظ رکھیگی کہ بندھنے کے بعد ایک عجیب دلفریب منظر پیدا ہوجاے - بچے اسے دیکھ دیکھکے خوش ہونگے' اور اسی سلسلہ میں انہیں ایک ایک رنگ کا نام یاد کرا دیگی !

(لامسہ و سامعہ)

اس طریق تعلیم میں بعض کھیل ایسے ہیں جن سے قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی ایک ساتھ پرداخت و بالیدگی ہوتی ہے - یہ کھیل اندھیرے میں ہوتا ہے - اسکے تمام کھلونے پتھر یا کسی اور وزن دار شے کے ہوتے ہیں -

فرض کرو کہ استانی یہ کھیل کھلانا چاہتی ہے تو وہ ایک بچے کو بلالگی' اور اسے ایک ایسی میز کے پاس کھڑا کرائیگی کہ اس لڑکے کا ہاتھ ایک طرف سے دوسری طرف جاسکے - اسکے بعد اسکی آنکھوں پر پٹی باندھدیگی' اور اس میز پر پتھر کے چند ٹکڑے جو ایک دوسرے سے وزن اور قد و قامت میں مختلف ہوتے ہیں لڑھکا کر بچے سے کہیگی کہ انہیں چنکے اس طرح رکھدو کہ جو پتھر جس پتھر سے وزن میں کم ہو وہ اسکے بعد ہی رکھا جاے - بچے کی آنکھیں بند' وہ نہیں جانتا کہ کون ٹکڑا کدھر گیا ہے ؟ پھر وہ کیونکر معلوم کریگا کہ سب سے زیادہ وزندار ٹکڑا کون ہے اور کدھر گیا ہے ؟

استانی بچے کو ہدایت کریگی کہ وہ ان ٹکڑوں کی آواز غور سے سنے - ظاہر ہے کہ جو شے بھاری ہوگی اسکے گرنے کی آواز بھی بھاری ہوگی' اور جو چیز ہلکی ہوگی' اسکے گرنے کی آواز بھی ہلکی ہوگی - اسی آواز سے بچہ نہ صرف ٹکڑوں کی جگہ کو بلکہ انکا وزن بھی معلوم کرلیگا' اور اگر وہ اسمیں کامیاب نہ ہوا تو پھر وہ ٹٹولکے جمع کریگا اور دونوں ہاتھوں میں تولکے انکے وزن کو معلوم کرلیگا -

غرض اس کھیل میں قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی تربیت و ترقی ہوتی ہے -

(جسمانی ورزش)

اس طریق تعلیم میں صرف حواس ہی کی پرداخت و بالیدگی پر توجہ نہیں کی جاتی' بلکہ حواس کے ساتھ ساتھ اعضا و جوارح یعنی ہاتھ پیر وغیرہ کے نشو و نما کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے -

ہر بچے کے کھلونے اور دوسری ضرورت کی چیزیں ایک جگہ قرینے سے رکھی ہوتی ہیں -

انکے لانے کے لیے نوکر نہیں ہوتا - بچہ اپنے کھلونے خود ہی اٹھا کر لاتا ہے - جب کھیل سے فارغ ہوجاتے ہیں تو جہاں سے وہ شے لاتے ہیں وہیں رکھ آتے ہیں - کام کی عادت ڈالنے اور ہاتھ پیروں کی نادانستہ ورزش کے لیے یہاں تک کیا جاتا ہے کہ کپڑے پہننا' جوتوں کی لیس باندھنا' ہاتھ منہ دھونا' نہانا وغیرہ وغیرہ تمام کام استانیاں اپنی موجودگی میں ان بچوں سے لیتی ہیں - جو کام ایسے ہیں جنہیں ہر بچہ خود کرلے سکتا ہے' وہ تو خود کرتا ہے اور جو کام وہ تنہا نہیں کرسکتا' اسمیں دوسرے بچے اسکی مدد کرتے ہیں -

(طریق کتابت)

یہ اس طریق تعلیم کی اولین منزل ہے - عام طور پر ابتدا پڑھانے سے کی جاتی ہے' مگر اس تعلیم میں کتابت قرات پر مقدم ہے - اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہندوستان کی طرح بچوں کو حروف کی شکلیں بنا کے دیدی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ انکے نام' شکل' اور پھر لکھنا' یہ تینوں کام ایک ساتھ ہی کرو -

نہیں' اس تعلیم کی تمام چیزوں کی طرح کتابت کی تعلیم بھی کھلونے ہی کے ذریعہ دیجاتی ہے - دفتی کے ٹکڑوں پر ورق سنباده (emery paper) کے حروف کٹے ہوے چسپاں ہوتے ہیں - یہ حروف بچوں کو دیدیے جاتے ہیں - وہ ان سے کھیلتے ہیں - کھیل اس انداز سے ترتیب دیے گئے ہیں کہ بچوں کو ان حروف پر لازمی طور پر انگلی پھیرنا پڑتی ہے - اسطرح قبل اسکے کہ بچہ قلم اور روشنائی لیکر لکھنے بیٹھے' اسکی انگلیاں ان تمام گردشوں کی عادی ہوجاتی ہیں' جنکی ضرورت حروف کے لکھنے میں پڑتی ہے !!

پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا' بلکہ جسطرح ہمارے یہاں قدیم طرز تعلیم میں میانجی بچوں کو کٹکھنے بناکے دیتے ہیں کہ بچے اس پر ہاتھ پھیریں' اسیطرح ان لڑکوں کو بھی بنے بنائے حروف دیے جاتے ہیں جنکا جوف خالی ہوتا ہے - وہ انمیں رنگ بھرتے ہیں - جب بچے اچھی طرح حرفوں کی شکلیں پہچاننے لگتے ہیں تو پھر مرکبات بتاے جاتے ہیں -

(تعلیم کتابت کی مدت)

مسٹر ہولمز مفتش (انسپکٹر) تعلیمات انگلستان لکھتے ہیں :

"لکھنے کے لیے اسطرح سے تیار ہونے میں ان بچوں کا ڈیڑھ مہینے سے زیادہ صرف نہیں ہوتا جنکی عمر ابھی صرف چار ہی سال کی ہے - جب یہ مدت گذر جاتی ہے تو وہ روشنائی سے سادہ اور بسیط مرکبات لکھنا شروع کرتے ہیں - اگر مشق جاری رہے تو تین مہینے نہیں گذرنے پاتے کہ بچے کا خط نہایت خوشنما ہوجاتا ہے !

جب بچے کو لکھنا آجاتا ہے تو اسے پڑھنے پر لگایا جاتا ہے - پڑھنے میں وہ صرف انہی الفاظ کو نہیں پڑھتا جنکو وہ خود لکھتا ہے' بلکہ اسے ہر قسم کی تحریر پڑھائی جاتی ہے' خواہ وہ مطبوعہ ہو یا قلمی' اور خود اسکی لکھی ہوئی ہو یا غیر کی -

بچے کو جس زبان کی تعلیم دی جاتی ہے' وہ اگر ایسی زبان ہے جسمیں تمام حروف پڑھے جاتے ہیں - یعنی کوئی حرف بھی سائیلینٹ یا غیر ملفوظ نہیں ہوتا' تو اسکے سیکھنے میں بچے کو بہت سہولت ہوتی ہے - چنانچہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بچوں کو اطالی زبان انگریزی' فرنچ' اور جرمن وغیرہ کی نسبت جلد آجاتی ہے - کیونکہ اطالی میں سائیلینٹ (حروف غیر ملفوظ) کا جھگڑا نہیں ہے"

پڑھنے کی ابتدا مفرد اسماء سے کرائی جاتی ہے - اسکے بعد مفرد صفات اور صفات کے بعد جملے بتائے جاتے ہیں - تمام الفاظ

کارڈوں پر لکھے ہوتے ہیں - کارڈ کی وہی شکل ہوتی ہے جو اس پر لکھے ہوے لفظ کے مطلب کی ہوتی ہے - مثلاً ایک کارڈ پر کتا لکھا ہوا ہے، تو یہ کارڈ خود بھی کتے ہی کی شکل کا ہوگا - وقس علی ہذا -

جب تک مفردات کی تعلیم ہوتی رہتی ہے، اسوقت تک ان بچوں کی کتاب یہی کارڈ ہوتے ہیں - لیکن جب یہ دور ختم ہوجاتا ہے اور جملوں کا وقت آتا ہے تو ان کارڈوں کے بدلے سیاہ تختے استعمال کیے جاتے ہیں - جملے زیادہ تر کھیل کے سوالات یا احکام ہوتے ہیں - استانی اس قسم کے جملے تختے پر لکھکے بچوں سے پڑھواتی ہے، اور پھر اسکی تعمیل کراتی ہے -

اس طریق تعلیم میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے - چنانچہ وہ بچے جنکی عمر ابھی ساڑھے تین برس کی تھی، بغیر اسکے کہ وہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ سمجھکر دل گرفتہ ہوں کہ وہ پڑھ رہے ہیں، انہوں نے انگریزی لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیا ! !

یہ کوئی مستثنی واقعہ نہیں بلکہ اس تعلیم کا ایک مسلم نتیجہ ہے - چنانچہ مسٹر ہولمز، جنہوں نے اس طریق تعلیم کو نہایت دقت نظر سے دیکھا ہے، کہتے ہیں کہ اس تعلیم کے بعد یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں کہ بچہ اسقدر جلد نوشت و خواند سیکھ لیتا ہے - یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ چلتا پھرتا اور بولتا چالتا ہے !

(حساب)

پڑھنے کے بعد حساب کی باری آتی ہے - حساب بھی بالکل کھیل ہی کھیل میں سکھایا جاتا ہے - میڈم مونٹسوری نے بعض ایسے کھیل ایجاد کیے ہیں جنمیں گنتی کا ہونا ناگزیر ہے - اس قسم کے کھیلوں کے لیے اس خاتون نے بعض خاص قسم کے کھلونے بھی بنائے ہیں جن پر گنتی لکھی ہوتی ہے - یہ کھلونے بچوں کو دیدیے جاتے ہیں اور وہ ان سے کھیلنا شروع کرتے ہیں - یہی کھیل انہیں حساب سیکھا دیتا ہے !

اس طریق تعلیم کا تجربہ اسوقت صرف ان لڑکوں پر کیا گیا ہے جو ابھی طفولیت کے دور میں تھے، لیکن امید ہے کہ ان لڑکوں کی تعلیم میں بھی کامیاب ہوگا جو اس منزل عمر سے گزر چکے ہیں -

(معلمات)

یہاں تک تو فن تعلیم کے متعلق بحث تھی - اب ہم چند کلمات استادوں اور استانیوں کے متعلق کہنا چاہتے ہیں -

عام طور پڑھانے والوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ بچے کو کوئی نئی چیز شروع کراتے ہیں تو پہلے اسے بتادیتے ہیں، پھر اس سے کہتے ہیں کہ اسکی نقل کرے - یا اگر دیکھتے ہیں کہ بچہ ایک کام کررہا ہے مگر اس سے نہیں ہوتا، تو فوراً اسکی مدد کرنے لگتے ہیں - یا اگر اس نے کرتو لیا مگر اسمیں کسی قسم کی غلطی رہگئی ہے، تو خود ہی اسے درست کردیتے ہیں -

لیکن اس طریقہ تعلیم کی استانی جب کوئی نئی شے شروع کرانا چاہتی ہے تو ایسے مواقع پیدا کرتی ہے کہ بچے کو خود بخود کام کی طرف توجہ ہو - جب انکو متوجہ دیکھتی ہے تو منتظر رہتی ہے کہ وہ خود بخود اسکو کرنا چاہے - البتہ جسوقت اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بچہ خود نہیں کرسکتا کیونکہ اپنی کوشش ختم کرچکا ہے، تو پھر اسوقت بتادیتی ہے -

اسی طرح اگر وہ غلطی کرتا ہے تو کوشش کرتی ہے کہ خود اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاے - اگر نہیں ہوتا تو پھر ٹوکتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ وہ خود ہی اسے درست کردے - جب اسمیں بھی کامیابی نہیں ہوتی تو پھر مجبوراً خود ہی بنا دیتی ہے -

اسلیے قدرتاً اس طریق تعلیم کی کامیابی کا دار و مدار پڑھانے والوں کی لیاقت و قابلیت پر ہوتا ہے، اور اس کے لیے جس قسم کی نوعیت اور جس مقدار کی قابلیت کی ضرورت ہے وہ اس سے بالکل مختلف اور بہت زیادہ ہے، جو عام مدارس کے لیے درکار ہوتی ہے -

چنانچہ جس مدرسہ کو بدقسمتی سے قابل استانیوں یا استادوں کی کافی تعداد نہیں ملتی، اسے مجبوراً بند کر دیا جاتا ہے - مسٹر ہولمز کہتے ہیں:

"میں نے پانچ مدرسے جو اس طریق تعلیم کے لیے قائم کیے گئے، دیکھے - مگر ان میں سے چار کو کامیاب اور ایک کو ناکام پایا - اسکی وجہ مہتممہ کا اس طریقہ کے تفصیلی حالات سے جہل تھا - میں نے اسکی اصلاح کی بہت کوشش کی مگر بالاخر مدرسہ بند ہی کر دینا پڑا"

(موانع رواج تعلیم جدید)

قابل استانیوں کے قحط کے علاوہ اس طریق تعلیم کی راہ میں ایک دوسرا سنگ گراں اسکی گرانی بھی ہے - سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسمیں عام طریق تعلیم کی نسبت جگہ زیادہ درکار ہوتی ہے - عام تعلیم میں فی بچہ ۹ فیٹ جگہ کافی ہوتی ہے مگر اسکے لیے کم از کم ۱۵ فیٹ چاہیے - کیونکہ اول تو یہاں بچے آزاد اور خود مختار ہوتے ہیں - چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے متعلق کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہوتی - دوسرے اس کے لیے ساز و سامان بھی بہت ہوتا ہے جسکے لیے وسیع جگہ کی ضرورت ہے - پھر اسمیں استانیاں بھی بہت چاہییں کیونکہ ایک استانی مشکل سے بیس لڑکوں کو پڑھا سکتی ہے -

با ایں ہمہ امید ہے کہ بہت جلد یہ طریقہ تمام یورپ اور امریکہ میں رائج ہو جائیگا - کیونکہ یہ اب تجربہ کی حد سے گزر چکا ہے اور اسکے فوائد منظر عام پر آچکے ہیں -

(گورنمنٹ ہند اور مسئلۂ تعلیم)

لیکن کیا گورنمنٹ ہند بھی اس طریق تعلیم کے فوائد معلوم کرکے بدبخت ہندوستانیوں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریگی ؟ کیا جو گورنمنٹ اپنے تئیں ہندوستان کا تربیت فرما بیان کرتی ہے، وہ چند امتحان لینے والی یونیورسٹیوں کو قایم کرکے تمام فرائض تربیت سے سبکدوش ہوگئی ہے ؟ افسوس کہ اسکے جواب میں بحالت موجودہ مایوسی کے سوا اور کچھ نہیں ہے !

مسئلۂ اصلاح ندوہ

بتاریخ ۳ - اپریل جامع مسجد پھلواری میں بعد نماز جمعہ ایک عام جلسہ مسلمانان پھلواری کا زیر صدارت جناب ابو نعیم صاحب بی - اے بدیں غرض منعقد ہوا کہ ندوہ کی موجودہ حالت کے متعلق قوم کو توجہ دلائے -

لائق صدر انجمن نیز جناب حافظ مولوی منظر علی صاحب نے بہت ہی اچھے پیرایہ میں ندوۃ العلما کی سرگذشت اور اغراض و مقاصد بیان کیے - اسکے بعد حسب ذیل تجویزیں باتفاق رائے منظور ہوئیں جو بغرض آگاہی قوم روانہ کیجاتی ہیں:

(۱) یہ جلسہ طلبا کے دار العلوم ندوۃ العلما کی اسٹرائک کو نہایت افسوس کی نظر سے دیکھتا ہے، اور اس نازک وقت میں بہت ہی غور طلب معاملہ سمجھتا ہے -

(۲) یہ جلسہ بہی خواہان قوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بعد کافی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے اپنی توجہ اصلاح و استقلال ندوہ کی طرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمالیں -

(۳) یہ جلسہ موجودہ ناظم ندوۃ العلما سے غیر مطمئن ہے اور انہیں اس عہدہ کیلیے موزوں نہیں سمجھتا -

ناچیز شرف الدین

مراسلات

اردو پریس کی تنظیم

ایک اهم تجویز

صوبۂ پنجاب و اگرہ و اودهه کے اسلامي اخبارات

جناب نے از راہ نوازش نیازمند کي تحریر الہلال جلد حال نمبر ۱۲ میں درج فرماکر جو جواب مرحمت فرمایا هے ' اسکا شکریہ ادا کرتا هوں - میں نے لکھا تھا کہ صوبۂ متحدہ مسلمانوں کے بڑے بڑے کاموں کا مرکز هے مگر یہاں سے کوئي با وقعت اخبار نہیں نکلتا - جناب نے اس پر تعجب کیا هے اور لکھا هے کہ اخبارات تو نکل رهے هیں - پھر خود هي یہ راے دي هے کہ روزانہ کیلیے کوشش کرنی چاهیے اور بہتر هے کہ اخبار مشرق یا کوئي اور اخبار روزانہ هوجاے -

نیازمن گذارش هے کہ میں اسقدر دنیا سے بے خبر نہیں هوں کہ مجھے ایک صوبے کے مشہور اخباروں کا حال معلوم نہو اور سمجھتا هوں کہ وهاں سے کوئي اخبار نہیں نکلتا - مجھے معلوم هے کہ علی گڈہ گزٹ اردو کا سب سے پہلا رفیع اخبار وهیں سے نکلتا هے - البشیر اور مشرق بھي وهیں سے نکلتے هیں - جناب نے انکي تعریف کي هے - ممکن هے کہ ایسا هی هو مگر میرا مقصد تو یہ تھا کہ گو بہت سے اخبار نکل رهے هیں ' لیکن همارے لیے انکا وجود و عدم برابر هے - کوئی آزاد مسلمان اخبار نہیں نکلتا - ان سب کي پالیسی کا حال دنیا کو معلوم هے -

میں چاهتا هوں کہ اس صوبے میں ایک کمپنی قائم کی جاے لیکن اسے نیا اخبار نکالنا چاهیے - ایک هفتہ وار ایک روزانہ - ملک میں اب ازاد اخبارات کا کافي ذوق پیدا هوگیا هے ' اور ارزاں قیمت هو تو کمپنی کو نقصان کا خوف بھي کسي طرح نہیں هو سکتا - آپ جن اخبارات کو بتلاتے هیں ' انسے مسلمانوں کي موجودہ سیاسي حالت کو نفع نہیں پہنچ سکتا - وہ أنهیں آگے لیجانے سے قاصر هیں اور اپني اغراض کي بنا پر سعی کرتے هیں کہ هوسکے توپھر پیچھے لیجالیں - مجھے آپکا ایسا خیال پڑھکر سخت تعجب هوا ....

میرا تو یہ خیال هے کہ اب حالت بدل گئي هے ' اور اسلامي پریس کا صرف اشخاص کي قوت پر چھوڑ دینا ٹھیک نہیں - چاهیے کہ هر صوبے میں کمپنیاں کھل جائیں - هر کمپني ایک روزانہ اور ایک هفتہ وار اخبار ایک هي اصول اور پالیسي کے ماتحت جاري کرے - اسطرح تمام مسلمانان هند ایک هي طرح کي صدائیں سننے لگینگے - ایسا هونا کچھہ مشکل نہیں هے - جو لوگ زمیندار فنڈ میں بار بار چندہ دیکر اپني بیداري کا ثبوت دیچکے هیں ' کیا وہ ایک مرتبہ سو پچاس روپیہ دیکر کمپني میں شریک نہیں هوسکتے ؟

میں پہلے لکھہ چکا هوں اور اب پھر اعادہ کرتا هوں کہ اگر کمپني قائم هو تو صوبجات متحدہ کی کمپني میں ایک معقول حصہ سب سے پہلے میں خریدونگا - جناب اس تجویز پر غور فرمائیں اور اهل الراے بزرگوں سے مشورہ کریں - اگر آپکا قلم ساتھہ دے تو ایسے صدها کام هوسکتے هیں -

نیاز مند - ن - ح -

الهـلال :

اس عاجز کا بھي یہ مقصد نہ تھا کہ آپ کو ان اخبارات کي خبر نہیں ' لیکن چونکہ آپنے مطلق نفی سے کام لیا تھا ' اسلیے میں نے بھي صرف اثبات هي کو کافي سمجھا -

آپکا یہ خیال کہ " صوبجات متحدہ سے جو مسلمان اخبارات نکل رهے هیں انکا وجود و عدم برابر هے " میرے عقیدے میں اسدرجہ افسوس ناک خیال هے کہ اگر اسکي تغلیط کردینے کا ارادہ نہوتا تو میں اسے شائع بھي نہ کرتا جیسا کہ آگے چلکر دس بارہ سطریں مجبوراً کاٹ دي هیں - اختلاف راے دوسري چیز هے - همکو اپني بصیرت کے مطابق اپنی راے اور ترجیح دینے یا حق سمجھنے کا پورا حق حاصل هے - مگر دوسروں کي نسبت یہ سمجھہ لینے کا کہ انکا وجود محض بیکار و لا حاصل هے ' اسي کو حق نہیں پہنچتا - صوبجات متحدہ سے جسقدر اخبارات نکل رهے هیں ' وہ بھي مثل تمام اخبارات کے بقدر اپني طاقت او ر سمجھہ کے ملک و قوم کي خدمت کر رهے هیں ' اور جب تک صریح واقعات سامنے نہ هوں اس وقت تک نیتوں کے لیے عدالت کھولنا اور فیصلہ کرنا بہت نازیبا انساني جسارت هے -

بیشک میں نے البشیر اور مشرق وغیرہ کي تعریف کی تھي لیکن اسکے وجوہ بھي لکھدیے تھے ' اور ان اعتبارات سے اب بھي ان اخبارات کو اچھا سمجھتا هوں اور یقین کرتا هوں کہ انکا وجود مفید هے اور وہ اپني قوت کے مطابق خدمت کر رهے هیں

اسی طرح مسارات ' قیصر هند ' مسلم گزٹ بار دوم ' یہ تمام اخبارات بھي اسي صوبے سے نکل رهے هیں ' اور میں نہیں سمجھتا کہ آپکے پاس اسکے ایسے کیا وجوہ هیں کہ أنهیں کلیتاً نظر انداز کردیں ؟ میں ان سب میں کچھہ نہ کچھہ خوبیاں پاتا هوں ' اور ان میں هر شخص اسي طرح خدمت قوم کي سعي کررها هے جس طرح آپکے پیش نظر اشخاص -

رهی پالیسي اور اصول نگارش وآراء ' تو یہ اپنی اپنی سمجھہ هے اور اپنی اپنی بصیرت - جس طرح اور جس قوت سے ایک شے آپکو مفید نظر آرهی هے ' بہت ممکن هے کہ بالکل اسی طرح دوسرے کو مضر نظر آتي هو - آپکو چاهیے کہ آپ جس عقیدہ کو حق سمجھتے هیں اسکا اعلان کیجیے ' اسکے مخالف خیالات کا پوري قوت سے رد کیجیے ' معروف کی دعوۃ دیجیے اور منکر سے لوگوں کو بچالیے اور اسمیں کسی کی پروا نہ کیجیے - لیکن یہ اسکے لیے مستلزم نہیں کہ آپ انکی دوسري خوبیوں سے انکار کردیجیے یا انکے وجود هی کو کالعدم سمجھیے -

البتہ اگر آپکے پاس ایسے وجوہ موجود هیں جنکی بنا پر آپ نیتوں کو اغراض سے آلودہ پاتے هیں ' تو ایسی راے رکھہ سکتے هیں ' مگر میرے سامنے تو ابھي وہ وجوہ نہیں هیں -

رها اردو پریس کی تنظیم و وحدت کا خیال تو بلا شبہہ بہترین خیال هے - متعدد واقعات نے بتلا دیا هے کہ اخبارات کو اشخاص کے هاتھہ میں چھوڑ دینا بہتر نہیں - پریس ایکٹ ایک شخص کے پریس کو ضبط کرنے کی جگہ بہتر هے کہ صدها اشخاص کے مشترکہ مال و ضبط کرے ' اور اس [illegible] کچھہ نقصا [illegible]

بانت کو برداشت کرے - پھر خیالات کی طوائف الملوکی سے بہتر ہے کہ کم از کم کسی ایک اصول میں تو لوگ متحد ہو جائیں

(تجـویز)

میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اور صوبجات متحدہ سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور اس طرح کیا جاے کہ جو عمدہ اخبارات اِس وقت نکل رہے ہیں' وہ سب' یا ان میں سے جو منظور کریں' ایک خاص قرار دادہ شرط کے ماتحت یک جا ہو جائیں' اور اعلان کردیا جاے کہ یہ سب ایک ہي سلسلہ کے اخبارات ہیں - ہر اخبار کوئي خاص خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے - جس شخص کو وہ خصوصیت مطلوب ہو وہ اسي اخبار کو خریدے - کچھہ ضرور نہیں کہ وہ ہر معاملہ میں متحد الراے بھي ہوں - ایسا ہونا ممکن نہیں اور حق پرستي کے ساتھہ جائز بھي نہیں - البتہ قرارداد کے مطابق ایک اصول مشترک ان میں ضرور ہونا چاہیے -

مثـلاً لاہور میں عمدہ حلقۂ اشاعت رکھنے والے اخبارت بہت سے ہیں - اخبار وطن لاہور اسلامي ممالک کے عام حالات' عربي اخبارات کے اقتباسات' اور انگریزي جرائد کے عثمانی و مشرقي مراسلہ نگاروں کے تراجم جس کثرت کے ساتھہ دیتا ہے کوئی نہیں دیتا' اور اس شاخ میں وہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے - روزانہ پیسہ اخبار ایک عام روزانہ اخبار کی حیثیت سے ہر طرح کا مواد بہم پہنچاتا ہے' اور تمام روزانہ معاملات پر چھوٹے چھوٹے نوٹ دیتا ہے - زمیندار اپني خصوصیات معلومہ و شہیرہ کے لحاظ سے پوري شہرت رکھتا ہے اور لوگ اسکے بہت گرویدہ ہیں - یہ تینوں اخبار تین مختلف مذاق کي جماعتوں کیلیے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ باہم رقیب ہوں - جس شخص کو جس طرح کے اخبار کی ضرورت ہو خریدے - یہ سب ایک ایسوسي ایشن کے ماتحت ہو سکتے ہیں -

وطـن اور پیسہ اخبار ملک کو تعلیم دیں - زمیندار ملک کي شکایتیں گورنمنٹ کے آگے پیش کرے -

اگر ہم چاہیں تو سب کچھہ کرسکتے ہیں اور بہت تھوڑے سے ایثـار کي ضرورت ہے - قوم کی خدمت کا سب کو درد ہے - نہ تو وہ صرف زمیندار کے دفتر میں مقفل ہے' نہ کارخانہ وطن اور پیسہ اخبار میں' یہ تمام لوگ اپنے اپنے دائرۂ خدمت کو مشخص کرکے بغیر تصادم کے خدمت کر سکتے ہیں -

اسي طرح صوبجات متحدہ کے کچھہ اخـبار باہـم متحد ہو جائیں - پھر اور صوبوں کے - لیکن بمبئي' بنگال' مدراس' اور بہار سے اخبارات نہیں نـکلتے - وہاں نئے بھي جاري کرنے چاہئیں -

میں سمجھہ نہیں سکتا کہ آپ ایسا تعلیم یافتہ اور صاحب اثر بزرگ کیوں علانیہ سعي نہیں کرتا ؟ آپ اپنے صوبے میں کام شروع کردیں - سب سے پہلے موجودہ اخبارات کے مالکوں سے ملیں اور مشورہ کریں - اگر آپـکا مقصد حاصل نہو تو پھر دوسري راہ اختیار کریں - پتھر کي چھپائي بہت ارزاں ہے' اور ایک عمدہ ہفـتہ وار اخبار پانچ چھہ ہزار روپیے کے ابتدائي سرمایہ سے نـکل سکتا ہے -

---

حرم مدینـہ منـورہ کا سطحي خاکـہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحي خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا ہے نہایت دلفریب متبرک اور روغني معہ رول و کپڑا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ۱ روپیـہ - علاوہ محصول ڈاک -

منیجر صوفي پنڈي بہاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

مسئـلہ بقـــاء و اصلاح ندوہ

مولوی عبدالسلام صاحب کا خط

از جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہاني

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الهـــلال - تسلیم !

معاملات ندوہ کے متعلق آجکل تقریباً کل اسلامي اخبارو‌ں میں جو بحث جاري ہے باوجود دیگر مشاغـل' راقم حـروف نے بڑي دلچسپي کے ساتھہ مطالعہ کیا - میں اس موقعہ پر علامہ شبلي یا اُنکے مخالف گروہ کی تائید یا تردید کرنا نہیں چاہتا' لیکن سلسلۂ بحث میں دو ایک باتیں ایسي پیش آگئي ہیں جنکي نسبت چند کلمے عرض کرنا ضروري معلوم ہوتے ہیں - کیونکہ اُنکے متعلق میرے خیال میں اسوقت تک کسي نے بے لاگ راے قائم نہیں کي ہے -

مثـلاً مولوي عبد السلام صاحب ندوي نے اپنے ایک خط میں طلباے نـدوہ کو اسٹرائـک کرنے کي جو تحریک کي ہے اُسے تمام لوگوں نے' عام اس سے کہ وہ مولوي شبلي صاحب کے موافق ہوں یا مخالف' حد درجہ مذموم اور قابل ملامت فعل قرار دیا ہے - اور الہلال نے بھي سخت ملامت کي ہے -

مجھکو چونکہ بفضلہ تعالے کسي گروہ سے تعلق نہیں ہے اسلیے بـلا خوف تردید و لومۃ لائم اس راے کا ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تحریک اسٹرائک کو علامۂ شبلي کے ایما سے منسوب کرنے کے سوا باقي اور کوئي بات مولوي عبـد السلام صاحب کے خط میں قابل اعتراض نہیں ہے -

جو لوگ اُنـکي تحریر کو جنون' شکایت' یا فتـنہ پردازي قرار دیتے ہیں' اُنہیں پہلے یہ بات ثابت کرنا چاہیے کہ بحالت مجبوري اسٹرائـک کرنا یا اسکي تحریک کرنا کوئي نامعقول فعل ہے - ہم کہتے ہیں کہ زبردست کے مقابلے میں کمزوروں کا اسٹرائک کرنا اُنکا ایک قـدرتي حق ہے جسکو بلا دلیل ناجائز قرار دینے کا کسي شخص کو کوئي منصب حاصل نہیں - اگر کسي کو اس بات کا دعوی ہو تو وہ اُسے پیش کراے - اُسـکا مسکت جواب دیا جائیگا - انشاء اللہ تعالے -

مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائـک کی جو تحریک کي تھی وہ بالـکل صحیح تھي' اور اگر وہ پختہ کار یا صاحب استقلال ہوتے تو اپني تحریر پر اطمینان اور صداقت کے ساتھہ قائم رہ سکتے تھے - لیکن افسوس کہ اعتراض کي کثرت سے گھبرا کر انہوں نے خود ہی اپنے ایک بالکل جائز فعل کو ناروا تسلیم کرلیا - تحریک اسٹرائک کو مولوي شبلی صاحب کے نام سے منسوب کرنے کو ہم اچھا نہیں کہتے' لیکن وہ بھي کوئي اسدرجہ مذموم فعل نہیں ہے کہ اسکي بنا پر مولوي عبـد السلام صاحب پر گالیوں کي بوچھاڑ کردي جاے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تحریک اسٹرائک کے متعلق مولوي شبلي صاحب نے کوئي علانیہ ایما نہ کیا ہوگا' لیکن فحواے کلام سے ایسا ضرور دریافت ہوسکتا ہوگا کہ مولانا اس تحریک کو قابـل اعتراض نہیں سمجھتے' جیسا کہ اب بھي انکي تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحالت مجبوري اسٹرائک کو جائز قرار دیتے ہیں - پس ایسي حالت میں اپني تحریک کو پرزور بنانے کے لیے علامۂ شبلي کے نام کا حوالہ دے دینا گناہ کبیرہ یا کفر کي حد تک نہیں پہنچتا -

بلکه میرا گمان تو یه هے که جو لوگ مولوي عبد السلام صاحب کو معض اس بنا پر گالیاں دے رهے هیں وه خود اس قسم کے گناهونکا ارتکاب بارها کرچکے هونگے ' اور میرا دعوی هے که غالباً آئنده بهی ضرور کرینگے - مثال کے لیے دهلي مسلم ڈیپوٹیشن کا واقعه کافي هے - میں سمجهتا هوں که مختلف الخیال لوگوں کو شمول ڈیپوٹیشن کی ترغیب و تحریص میں جو پرائیوٹ خطوط لکهے گئے هونگے یا زباني گفتگو کي گئي هوگي' اسمیں اس سے زیاده دروغ مصلحت آمیز حرف پیش آیا هوگا - اور یقیناً یه ظاهر کیا گیا هوگا که خود وایسراے کا منشا هے که ایک ایسا ڈیپوٹیشن آئے' یا سر علي امام کي گفتگو سے معلوم هوا که وایسراے کي یه خواهش هے - وقس علی هذا -

اصل یه هے که هم لوگ دوسروں کي اخلاقي کمزوریوں پر طعن کرنے میں بهت بے باک هیں لیکن خود اسي قسم کي کمزوریوں میں مبتلا هوجانے کیلیے بادنی تحریک آماده رهتے هیں - مثلاً کیا یه واقعه حیرت انگیز نهیں هے که نواب صاحب رامپور کے ڈیپوٹیشن کے متعلق جن جن باتوں پر سنگین سے سنگین اعتراض کیے جاتے تهے' بعینه اسي قسم کي باتوں کي تائید میں اب جدید دهلي ڈیپوٹیشن کے ضمن میں قوي سے قوي دلائل پیش کیے جا رهے هیں؟

الله تعالے مسلمانوں کو حق کي اعانت اور اسپر استقلال کي توفیق اور تلون سے احتراز کا حوصله عطا فرماے -

دهلي میں جلسه

ندوه کے متعلق ۱۰ مئي کا اجتماع

(از حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ - مئي کو دهلي میں جو جلسه هونے والا هے ' اسکے متعلق مختلف قومي جرائد میں موافق اور مخالف بحثیں هو رهی هیں جنهیں میں قومي بیداري کي ایک علامت سمجهتا هوں - میرا خیال هے که کسي مسئله میں جب اختلاف هوتا هے تو عام طور سے یه اختلاف کبهي تو واقعات پر کم غور کرنیکی وجه سے هوتا هے ' اور کبهي اسلیے هوتا هے که دو گروه جو مختلف خیالات کے هوتے هیں ' اپنے اپنے نصب العین کي روشني میں اس مسئله کے مختلف پهلوؤں کو دیکهتے هیں -

میں ان سطور میں یه کهنا نهیں چاهتا که ندوة العلما کے اصلاحي جلسه کے متعلق جو اختلاف هے ' وه ان دونوں قسموں میں سے کس قسم کا هے ؟ کیونکه اسے میں آپ کے اخبار کے پڑهنے والوں کیلیے چهوڑتا هوں ' اور سمجهتا هوں که یهي طریقه زیاده بهتر اور زیاده مناسب هے -

ندوة العلما اس لیے قائم کیا گیا تها که اسکے طلبه ایک اعلی نصاب تعلیم اور اعلی تربیت سے مستفید هوسکیں' اور اسکے بعد وه خدمت اسلام کو مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے انجام دیسکیں - یه شریف اور اعلي مقصد اس وقت پورا هو رها هے یا نهیں ؟ اور اسکے پورا هونیکي هندوستان کے اهل اسلام توقع کر سکتے هیں یا نهیں ؟ اس کا فیصله صرف مسلمانوں کے هاتهه میں هے -

گو ندوة العلما کا انتظام پست حالت میں هو ' گو قواعد کي خلاف ورزي بهي اسمیں هوتي هو' اور گو اسکا مالی انتظام بهی قابل اطمینان نهو ' لیکن سب سے زیاده اس بات کا فکر هے که وه اپنے اساس سے روز بروز دور هوتا جاتا هے ' اور اس بات کے خوف کرنیکے وجوه پاے جاتے هیں که وه ایک معمولي مدرسه کي صورت نه اختیار کرلے - اگر اس خیال سے چند اهل الراے ایک جگه جمع هوں اور ندوه کي بهتري کے ذرائع پر غور کریں ' تو میرے خیال میں ایسے جلسے کو بے ضرورت یا مضر بتانے سے یه بهتر هوگا که اس میں شرکت کیجاے ' اور صرف انصاف اور اعتدال کے ساتهه مخالف اور موافق بیانات کو سن کر اُن پر صحیح راے قائم کیجاے -

میں یه بهي ظاهر کرنا ضروري سمجهتا هوں که سب سے پہلے دوستانه تبادله خیالات کي کوشش کیجائیگي - اگر اسمیں بدقسمتی سے کامیابي نهوي تو انصاف کیساتهه راے قائم کرکے (خدا همیں اسمیں توفیق عطا فرماے) اصلاح کا مطالبه کیا جاے گا (بشرطیکه اسکي ضرورت هوئي) - اور مطالبه اصلاح کا طریقه بهي امید هے که معتدل هي هوگا -

میں نهایت افسوس کے ساتهه اُن معزز دوستوں سے جن کا یه خیال هے که قوم کو ندوه سے مطالبه کرنے کا کوئي حق نهیں هے ' اختلاف کرتا هوں - مطالبه قوم کو کرنیکا پورا حق حاصل هے جسطرح که اس مطالبه کو قبول کرنے یا نه کرنے کا ارکان ندوه کو حق حاصل هے - اگر اسکے عوض یه کها جاتا که قوم کو ارکان ندوه کے مجبور کرنیکا حق حاصل نهیں هے تو بے شک میں بهي اسکے ساتهه اتفاق کرتا -

اس وقت جن بزرگوں کے هاتهه میں ندوه کے انتظام کي باگ هے ' وه سب خدا کے فضل سے مسلمان اور همارے اخوان دین هیں' اور ندوه کے ساتهه دل چسپی بهي رکهنے والے هیں - اسلیے همیں پوري امید هے که وه مهرباني فرما کر اصل مسئله پر غور کریں گے - اور حق پسندي کي راه کو هر حال میں ترجیح دینگے -

مجهے اس کے ساتهه هي اُن بزرگوں سے جو ۱۰ - مئي سنه ۱۳ کو دهلي میں تشریف لائینگے ' امید هے که وه بهي فرقه بندي کے خیالات سے پاک هونگے اور صرف انصاف اور راستي کی پیروي کرینگے -

علی گڈه کالج هر لحاظ سے باقي اسلامی درسگاهوں میں ایک بهتر کالج هے جو بهتر انتظام اور بهتر سرمایه کیساتهه بهتر منتظمین کے زیر سایه چل رها هے - لیکن میں نهیں سمجهه سکتا که اگر اسمیں کوئي بات بنیادي اصول کے خلاف هو تو کیوں قوم کو اصلاحي مطالبه سے محروم رکها جاے جب که اوس کا تمام سرمایه قومي سرمایه هے ؟

حال هي میں اهل اسلام کے ایک چهوٹے گروه نے اپنے حقوق کے متعلق مطالبات پیش کرتے هوے (یهاں اس بات کا موقع نهیں هے که مطالبات سے بحث کیجاے) ایسي خواهشیں بهي کي هیں جو کالج کے اندروني انتظام سے تعلق رکهتي هیں - لیکن میرے معزز دوست نواب محمد اسحاق خاں صاحب آنریري سکرٹري نے ان مطالبات کے جواب میں یه نهیں کها ' اور نه ابهي تک کسي اهل الراے نے ایسا ظاهر کیا هے که اهل تشیع کو کوئی حق ان مطالبات کا نهیں هے - بلکه برخلاف اسکے ان کے مطالبات پر غور هو رها هے ' اور کوشش کیجا رهي هے که صحیح مطالبات کو منظور کیا جاے - ایسي حالت میں ندوه کے مطالبات کے متعلق یه کهنا که اُنکا حق قوم کو حاصل نهیں هے کم سے کم میرے خیال میں کسي صحیح دلیل پر مبني نهیں هے -

میري راے میں ۱۰ - مئي کے جلسه کے متعلق اس وقت کوئی موافق یا مخالف راے دینے سے یه بهتر هوگا که اسکي روئداد پڑهنے یا اسمیں شریک هونے کے بعد کوئي خیال ظاهر کیا جاے ممکن هے که یه جلسه جو اسوقت غیر ضروري سمجها جاتا هے ۱۰ - مئي کو مفید ثابت هو -

اسکے علاوه مجهے یه بهی کهنا هے که دهلی کي انتظامی کمیٹي ارکان ندوه میں سے بهي ایک جماعة کو دعوت بهیج رهي هے ' اور یه تجویز اگر چه همارے بعض معزز اسلامی پرچے بهی پیش کر رهے هیں لیکن خود کمیٹي کا اس سے پہلے بهی یهی خیال تها - امید هے که اس جلسه میں هر گروه کے اصحاب موجود هوسکے ' اور هر ایک گروه کے بیانات روشنی میں آنے کے بعد جلسه کوئی مناسب راۓ قائم کرے گا -